﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد14 — جمعۃ المبارک 18 مئی 2007ء — یکم جمادی الاوّل 1428 ہجری قمری — 18 ہجرت 1386 ہجری شمسی — شمارہ20

دو بُری عادتیں

حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

دو عادتیں یعنی بُخل اور بُرے اخلاق مومن میں جمع نہیں ہوتے۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلة باب فی البخل حدیث نمبر 1885)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام﴾

چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔

اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اُن کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جُنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔

خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو اُن نوروں سے خاص کیا ہے جو برگزیدہ بندوں کو ملتے ہیں جن کا دوسرے لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے

''چونکہ یہ عاجز راستی اور سچائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہے اس لئے تم صداقت کے نشان ہر ایک طرف سے پاؤ گے۔ وہ وقت دُور نہیں بلکہ بہت قریب ہے کہ جب تم فرشتوں کی فوجیں آسمان سے اترتی اور ایشیا اور یورپ اور امریکہ کے دلوں پر نازل ہوتی دیکھو گے۔ یہ تم قرآن شریف سے معلوم کر چکے ہو کہ خلیفۃ اللہ کے نزول کے ساتھ فرشتوں کا نازل ہونا ضروری ہے تا کہ دلوں کو حق کی طرف پھیریں۔ سو تم اس نشان کے منتظر رہو۔ اگر فرشتوں کا نزول نہ ہوا اور اُن کے اترنے کی نمایاں تاثیریں تم نے دنیا میں نہ دیکھیں اور حق کی طرف دلوں کی جُنبش کو معمولی سے زیادہ نہ پایا تو تم نے یہ سمجھنا کہ آسمان سے کوئی نازل نہیں ہوا۔ لیکن اگر یہ سب باتیں ظہور میں آ گئیں تو تم انکار سے باز آؤ تا تم خدا تعالیٰ کے نزدیک سرکش قوم نہ ٹھیرو۔

دوسرا نشان یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو اُن نوروں سے خاص کیا ہے جو برگزیدہ بندوں کو ملتے ہیں جن کا دوسرے لوگ مقابلہ نہیں کر سکتے۔ پس اگر تم کو شک ہو تو مقابلہ کے لئے آؤ اور یقیناً سمجھو کہ تم ہرگز مقابلہ نہیں کر سکو گے۔ تمہارے پاس زبانیں ہیں مگر دل نہیں۔ جسم ہے مگر جان نہیں۔ آنکھوں کی پُتلی ہے مگر اس میں نور نہیں۔ خدا تعالیٰ تمہیں نور بخشے تا تم دیکھ لو۔

تیسرا نشان یہ ہے کہ وہ برگزیدہ نبی جس پر تم ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو اس پاک نبی علیہ السلام نے اس عاجز کے بارے میں لکھا ہے جو تمہاری صحاح میں موجود ہے جس پر آج تک تم نے کبھی غور نہیں کی۔ سو تم دراصل آنحضرت ﷺ کے نہانی دشمن ہو کہ اُن کی تصدیق کے لئے نہیں بلکہ تکذیب کے لئے فکر کر رہے ہو۔ اب بہتیرے تم میں سے کفر کا فتویٰ لکھیں گے اور اگر ممکن ہوتا تو قتل کر دیتے۔ لیکن یہ حکومت اس قوم کی حکومت نہیں جو اشتعال میں بہت زیادہ اور سمجھنے میں بہت نالائق اور اخلاقی بُردباری سے بہت پیچھے رہی ہو اور یہودیت کی رُوح کو زندہ کر کے دکھلا رہی ہو۔ یہ حکومت اگرچہ ایمانی فضیلتوں اور برکتوں کو اپنے ساتھ نہیں رکھتی تاہم ہیروڈیس کے عہد حکومت سے جس کے ساتھ حضرت مسیح ابن مریم کا معاملہ پڑا تھا بدرجہا بہتر اور حال کی اسلامی ریاستوں سے بلحاظ امن اور عام رفاہیت کے پھیلانے اور آزادی بخشنے اور حفاظت اور تربیت رعایا اور انتظام قانون معدلت اور سرکوبی مجرموں کے بمراتب افضل ہے۔ خدا تعالیٰ کی عمیق حکمت نے جیسا کہ مسیح کو یہودیوں کے ایام حکومت میں اور اُن کی گورنمنٹ کے ماتحت مبعوث نہیں فرمایا تھا۔ ایسا ہی اس عاجز کی نسبت بھی یہی مصلحت مرعی رکھی گئی تا سمجھنے والوں کے لئے نشان ہو۔ اگر زمانہ حال کے منکر میرے ساتھ باستہزاء پیش آویں تو افسوس کا مقام نہیں کیونکہ ان سے پہلے جو گزرے ہیں انہوں نے اِن سے بدتر اپنے وقتوں کے نبیوں کے ساتھ سلوک کیا۔ مسیح سے بھی بہت مرتبہ ہنسی ٹھٹھا ہوا۔ ایک دفعہ بھائیوں نے ہی جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے چاہا کہ اس کو دیوانہ قرار دے کر قید خانہ میں مقید کرا دیں۔ اور بیگانوں نے تو کئی دفعہ اُس کو جان سے مار دینے کا ارادہ کیا اور اس پر پتھر چلائے اور نہایت تحقیر کی نظر سے اُس کے مُنہ پر تھوکا۔ بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا۔ مگر چونکہ ہڈّی نہیں توڑی گئی تھی اس لئے وہ ایک خوش اعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایام زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اٹھایا گیا۔ مسیح کے ارادت مندوں اور دن رات کے دوستوں اور رفیقوں نے بھی لغزش کھائی۔ ایک نے تیس روپے رشوت لے کر اس کو پکڑوا دیا اور ایک نے اس کے سامنے اس کی طرف اشارہ کر کے اُس پر لعنت کی اور باقی حواری جو بڑی دوستی کا دم بھرتے تھے بھاگ گئے اور اپنے دلوں میں مسیح کی نسبت کئی طرح کے شک انہوں نے پیدا کر لئے لیکن چونکہ وہ راستباز تھا اس لئے خدا نے پھر اس کے کارخانہ کو مرنے کے بعد زندہ کیا۔ مسیح کی دوبارہ زندگی جو عیسائیوں کے خیال میں جمی ہوئی ہے درحقیقت یہ اس کے مذہب کی زندگی کی طرف اشارہ ہے جو مرنے کے بعد پھر زندہ کیا گیا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے مجھے بھی بشارت دی کہ موت کے بعد مَیں پھر تجھے حیات بخشوں گا اور فرمایا کہ جو لوگ خدا تعالیٰ کے مقرب ہیں وہ مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جایا کرتے ہیں اور فرمایا کہ مَیں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤں گا۔ پس میری اس دوبارہ زندگی سے مراد بھی میرے مقاصد کی زندگی ہے مگر کم ہیں وہ لوگ جو ان بھیدوں کو سمجھتے ہیں۔ فقط۔ منہ''

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد سوم حاشیہ صفحہ 13 تا 16)

دنیا میں امن قائم ہوسکتا ہے مگر اُسی وقت جب کہ لوگ خدا سے ڈریں اور اس سے محبت کریں

جماعت احمدیہ کا بنیادی اصول ہی محبت اور امن ہے اور اسی کی وہ تعلیم دیتی ہے

اگر انسان اپنے ذاتی فوائد اور ذاتی حقوق حاصل کرنے اور دوسرے کے حقوق چھیننے میں کوشاں رہے گا تو وہ امن کو کبھی بھی قائم نہیں کر سکے گا۔

امن کانفرنس میں ممبران ہاؤس آف لارڈز، ممبران پارلیمنٹ، میئرز، کونسلرز، چرچ ممبران اور چیدہ افسران کی شمولیت

(بیت الفتوح میں جماعت احمدیہ UK کے زیر انتظام امن کانفرنس میں امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور خطاب)

24/مارچ 2007ء بروز ہفتہ بیت الفتوح میں ایک امن کانفرنس (Peace Conference) کا انعقاد ہوا جس میں قریباً پانچ سو افراد نے شرکت کی جن میں سے قریباً تین صد غیر از جماعت مہمان تھے۔

اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب (امیر جماعت UK) نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لئے جماعت جو کام کر رہی ہے اس کا اختصار کے ساتھ ذکر کیا۔ اس کے بعد مسٹر بروس کینٹ (Mr. Bruce Kent) نے خطاب کیا اور ایٹمی ہتھیاروں کے بارے میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہیں انسانیت کا دشمن قرار دیا۔ اس کے بعد پٹنی ایریا کی ایم پی جسٹین گریننگ (JustineGreening) اور مورڈن کی ایم پی سوبیان میک ڈونا (Siobhain McDonagh) نے خطاب کیا اور دونوں نے معاشرتی امن کے قیام کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی۔

اس تقریب میں جناب لارڈ ایوبری (Lord Avebury) نے تمام حاضرین سے حضور انور کا تعارف کرواتے ہوئے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی خدمات کا بہت ہی اچھے انداز میں ذکر کیا اور جماعت کے ساتھ اپنے پرانے تعلقات کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ اس قسم کی امن کانفرنس کا انعقاد جماعت احمدیہ کا ہی خاصہ ہے اور اس قسم کے پروگرام قومی اور بین الاقوامی امن کو فروغ دیتے ہیں۔ انہوں نے پاکستان اور دوسری جگہوں پر احمدیوں کے خلاف ہونے والے مظالم کا بھی مختصراً ذکر کیا۔

حضور اقدس کا خطاب

تشہد وتعوّذ کے بعد حضور انور نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ پیشتر اس کے کہ مَیں اپنے موضوع کی طرف آؤں۔ مَیں لارڈ ایوبری (Lord Avebury) کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ شاید کسی کو خیال آئے کہ ایک ایسا شخص جو کہ جماعت احمدیہ کا رکن نہیں ہے وہ جماعت کے سربراہ کو کیسے متعارف کروا رہا ہے؟ مگر حقیقت یہ ہے کہ میں انہیں اپنوں ہی میں سے سمجھتا ہوں۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا سے امن دُور ہو رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی ذات پر سے ایمان اُٹھ رہا ہے۔ تہذیب دوبارہ جہالت کی طرف لوٹ رہی ہے۔ اُسے جانوروں کا تو بہت درد ہے، اُن کے لئے تو علاج ڈھونڈا جا رہا ہے مگر خود اپنی حالت یہ ہے کہ انسان بھوکا مر رہا ہے اور حکومتیں ایک دوسرے کو تباہ کر کے سیاسی اور اقتصادی مقاصد حاصل کر رہی ہیں اور اُن کی امن کی مزعومہ جنگ میں غریب پس رہا ہے۔ ان کے غیظ و غضب میں معصوم جانیں گولیوں کا نشانہ بن رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ آج کل بعض لوگ اس بات کے لئے مذہب کو قصوروار ٹھہراتے ہیں کہ مذہب نے دنیا میں تفرقہ ڈالا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ خدا اور مذہب کے ساتھ عجیب اور بھونڈا انداق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ تاریخ میں آج تک کسی پیغمبر نے خدا کے نام پر قتل و غارت گری نہیں کی۔ حضور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو افضل المخلوقات بنایا اور سوجھ بوجھ عطا کی اور علم کو وسیع کرنے کی نصیحت کی، اخلاق بلند کرنے کی طاقت کی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اسے اپنے پیدا کرنے والے کے سامنے سربسجود ہونے اور اس سے راہنمائی حاصل کرنے کی توفیق دی۔ وہ مالک ہے، وہ پاک ہے، وہ امن بخشتا ہے۔ وہ طاقتور ہے، وہ عظیم ہے، پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اس کی طرف منسوب ہونے والے اس کے نام پر امن برباد کریں۔ اللہ تعالیٰ امن کو برباد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ جماعت احمدیہ کا بنیادی اصول ہی محبت اور امن ہے اور اسی کی وہ تعلیم دیتی ہے۔

حضور نے مزید فرمایا کہ دنیا میں انصاف کی بنیاد رکھی جاسکتی ہے مگر اُسی وقت جبکہ کمزور سے کمزور انسان کو بھی یہ احساس ہو کہ اُس نے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنی ہے اور اُس کے احکامات پر چلنا ہے اور پھر ایسے افراد مجموعی رنگ میں یہ کوشش کریں کہ انہوں نے تمام کرۂ ارض میں امن قائم کرنا ہے۔ لیکن اگر انسان اپنے ذاتی فوائد اور ذاتی حقوق حاصل کرنے اور دوسرے کے حقوق چھیننے میں کوشاں رہے گا تو وہ امن کو کبھی بھی قائم نہیں کر سکے گا۔ اس لئے ضروری ہے کہ خدا کو پہچانیں اور اس کی رضا حاصل کریں اور اس کے احکامات پر عمل پیرا ہوں اور پھر تمام افراد مل کر عدل اور امن پیدا کریں۔ ان اصولوں پر عمل نہ کر کے ہی لیگ آف نیشنز ختم ہوئی اور یو این او بھی اسی سمت رواں ہے اور اس کی دیواریں بھی ہلتی نظر آرہی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت تک امن ایک خواب ہے گا جب تک ہر ملک اپنے حقوق کو دوسرے کے حقوق پر ترجیح دیتا رہے گا۔ یہ خواب صرف اس صورت میں پورا ہوسکتا ہے کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کو پہچانے مگر تمام حقائق کو جاننے کے باوجود انسان نے آنکھ بند کر رکھی ہے۔ آنکھ بند کرنے سے مسائل حل نہیں ہوتے۔ اس لئے میری آپ سے التجا ہے کہ اپنے نفس کو ٹٹولیں اور خدا تعالیٰ کی صفات کو دیکھیں۔ ہم اپنی آئندہ نسلوں کو اپنی غلطیوں کے نتیجے میں مفلوج اور معذور نہ بنائیں۔ ضروری ہے کہ ہم آج امن قائم کریں اور آنے والی نسل کو معذور زندگی سے نجات دلوائیں۔ ہم انہیں اندھیرے اور گہرے کھڈ میں گرنے سے بچائیں۔ یہ خود غرضی کی انتہا ہوگی کہ جھوٹی عزت کی خاطر یا عارضی نفع کے لئے ہم اپنی نئی پود کا مستقبل تباہ کر دیں۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میری عاجزانہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حقیقت کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس خطاب کو تمام مہمانوں نے بہت پسند کیا اور لارڈ ایوبری نے بعد میں حضور کے خطاب کے بارے میں یہ بھی کہا کہ یہ خطاب اتنا اہم ہے کہ اسے تو اقوام متحدہ میں پڑھا جانا چاہئے۔

حضور انور کے خطاب کے بعد تمام حاضرین کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ امن کانفرنس بہت کامیاب رہی۔ اللہ تعالیٰ اس کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

(رپورٹ: بشیر احمد اختر۔ جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ برطانیہ)

پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہونے والی ظالمانہ کارروائیاں

ضلع خوشاب: کچھ عرصہ قبل الفضل انٹرنیشنل میں ایک رپورٹ شائع کی گئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ 27/جنوری 2007ء کو ضلع خوشاب میں واقع تھانہ جاوا کلاں میں FIR 9/2007 کے تحت پانچ احمدی بچوں پر مقدمہ درج کیا گیا۔ ان کم سن بچوں پر رسالہ تشحیذ الاذہان بذریعہ ڈاک حاصل کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔ بچوں کو بچوں کا رسالہ حاصل کرنے پر یہ مقدمہ عوام الناس کے جاہل طبقہ سے تعلق رکھنے والے کسی عام شخص کی طرف سے نہیں تھا بلکہ اسے درج کرانے والا Intelligence Bureau کا ضلعی افسر تھا۔ ان پانچ میں سے دو بچوں کی عمر آٹھ اور گیارہ سال ہے۔ اس مضحکہ خیز خبر اور اس پر تبصروں کو ذرائع ابلاغ، خصوصاً انگریزی اخبارات میں خوب شائع کیا گیا۔ کراچی سے شائع ہونے والے ایک مؤقر ماہوار رسالہ ''ہیرالڈ'' (Herald) نے مارچ 2007ء کے شمارہ میں معاملہ کا بغور جائزہ لیا اور لکھا:

''50 صفحات پر مشتمل اس شمارہ میں (یعنی تَشْحِیْذالأذْهَان میں) دینی امور، اقوالِ زریں، سیرت النبی ﷺ اور تربیتی موضوعات پر مضامین کے علاوہ بچوں کے لئے لطائف، سائنس کی مشہور ایجادات اور دیوارِ چین پر معلوماتی مضامین شامل ہیں۔ سرورق پر دیوار چین کی تصویر بھی ہے''۔

اسی شمارہ میں پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے ایک مشیر ایڈووکیٹ محبوب احمد خان کا اس معاملہ پر تجزیہ شائع کیا گیا ہے جس میں انہوں نے معاملہ کو ''جہالت یا تعصب'' پر مبنی قرار دیا ہے۔

(بحوالہ The Herald مارچ 2007ء)

انتظامیہ نے ان معصوم بچوں خلاف درج کرائی گئی FIR 9/2007 واپس تو لے لی۔ مگر شرافت کا یہ مظاہرہ ہمارے قانون نافذ کرنے والے اداروں کو شاید اپنے شایان محسوس نہ ہوا اور انہوں نے ایک اور ایف آئی آر درج کرا ڈالی، مگر اِس بار اتنا لحاظ ضرور کیا کہ اسے کم عمر بچوں کے خلاف نہیں بلکہ اشفاق احمد اور رفیع احمد نامی عاقل، بالغ حضرات کے خلاف درج کروایا۔ یہ ایف آئی آر 10/07 کے تحت درج کیا گیا۔ معصومانہ، تربیتی، علمی و معلوماتی موضوعات پر مشتمل اس رسالہ کی خریداری کے ''جرم'' میں ان دو معصوم احمدیوں کو ملاؤں نے اپنی جہالت کا نشانہ بنایا۔ ایف آئی آر اس قدر بے بنیاد ہے کہ اس میں کسی ایک بھی ایسے حرف کا بھی ذکر نہیں جو قابل اعتراض ہو۔ انتہا پسندی کے اس مظاہرہ کو دیکھ کر محسوس ہوتا ہے کہ سیاسی مفکر Hannah Arendt (1906-75) کا یہ مقولہ کس قدر مبنی بر حقیقت ہے کہ ''ظلم و بربریت کے ماحول میں سوچنے سے زیادہ آسان کر گزرنا ہوتا ہے''۔

(رپورٹ: آصف محمود باسط)

الہام اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دائمی گواہ

(تحریر :مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ (مرحوم) سابق امام مسجد لندن)

اللہ تعالیٰ کے مامورین جب دنیا میں آتے ہیں تو اُن کے آنے کی واحد اور عظیم الشان غرض یہ ہوتی ہے کہ مخلوق کا تعلق پھر خالق کے ساتھ قائم ہو جائے اور وہ خدائے قادر و قیوم کے روشن چہرہ اور اس کی روشن تجلیات کو دیکھ کر پھر اس کی توحید پر ایمان لے آئیں۔ اس غرض کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے مامورین کو جو ذرائع اور وسائل عطا فرماتا ہے ان میں سے ایک بہت بڑا ذریعہ تبشیر یا انذار کے حامل آسمانی نشانات ہوتے ہیں۔

ہمارے اس زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اسی غرض کے ماتحت اس دنیا میں مبعوث فرمایا اور آپ کو بھی اپنی قدرت کاملہ سے ایسے نشانات سے نوازا جن سے اللہ تعالیٰ کی ہستی، اس کی حقانیت اور خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے اور مومنوں کے یقین اور ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔ ان اَن گنت نشانات میں سے ایک عظیم الشان نشان حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اُس الہام کا پورا ہونا ہے جو آج کا موضوع ہے یعنی اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ اس الہام کا اُردو ترجمہ یہ ہے کہ یقیناً مَیں الدَّار یعنی تیرے گھر کے اندر رہنے والے ہر فرد کی حفاظت کروں گا۔

اَلدَّار کی تشریح

اَلدَّار سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گھر ہے لیکن جیسا کہ خود حضورؑ نے اس کی تشریح فرمائی ہے اس سے مراد صرف اینٹ اور گارے کا گھر نہیں بلکہ حضورؑ کا رُوحانی گھر بھی مراد ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

''اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں''۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19صفحہ 10)

گویا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے اینٹ گارے کے گھر میں رہنے والوں کے علاوہ اس گروہ کی حفاظت کا وعدہ بھی فرمایا جو حضورؑ کے ساتھ اخلاص، محبت اور فدائیت کا تعلق رکھتے ہیں اور جن کا ذکر حضورؑ نے خود ان پیارے الفاظ میں فرمایا ہے:

''اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سر سبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ مَیں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے''۔ (فتح اسلام)

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان وعدہ کس انداز سے پورا ہوا۔ اس الہام کا ''تذکرہ'' میں کم وبیش پندرہ سولہ دفعہ ذکر آیا ہے۔ وقت کی رعایت سے مَیں چند ایک کا ذکر کروں گا۔

ان تمام الہامات پر جب یکجائی نظر ڈالی جائے اور ان کے نزول کی تاریخ اور ہر مرتبہ کے الہام کے سیاق وسباق کو ملحوظ رکھ کر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے **کہ اس عظیم الشان الہام کے اندر جس خدائی حفاظت کا وعدہ ہے اس کا تعلق صرف کسی خاص ایک موقع کے ساتھ ہی نہیں ہے بلکہ یہ الہام اور یہ خدائی وعدہ ماضی میں بھی متعدد مواقع پر مختلف رنگوں میں ان تفصیلات کے مطابق جو الہامات میں ہمیں نظر آتی ہیں پورا ہوا اور پھر مستقبل کے ساتھ بھی اس کا گہرا تعلق ہے۔** اور آئندہ بھی ہم میں سے جن کو اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاک گھر میں رہنے کی توفیق دے گا وہ اس خدائی حفاظت کے سایہ میں محفوظ رہیں گے۔

یہ الہام سب سے پہلے **28/اپریل 1902**ء کو ہوا اور آخری بار **29/اپریل 1908**ء کو۔ درمیانی زمانہ میں یہ الہام متعدد بار ہوا۔ سلسلۂ الہام کے تکرار میں خدا تعالیٰ کی مخفی در مخفی حکمتیں ہوتی ہیں اور بعض اوقات تاکید، تائید اور تسلّی کے علاوہ نئے حالات سے متعلق نئی خبریں بھی ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے تکرار میں بھی یہی حکمت ہے۔

طاعون سے حفاظت

اس الہام کے پورا ہونے کا اور نہایت شاندار طور پر پورا ہونے کا سب سے پہلا ظہور اس وقت ہوا جب ملک میں نہایت خطرناک طور پر طاعون پھیلی اور لاکھوں لوگ اس کا شکار ہو گئے لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام کے مطابق تمام وہ لوگ جو آپ کے جسمانی اور روحانی گھر میں مقیم تھے غیر معمولی طور پر اور غیر معمولی حالات میں محفوظ رکھے گئے اور یہی طاعون ان کے لئے گویا رحمت کا نشان اور ترقی کا ذریعہ بن گئی۔

اس نشان کی کسی قدر تفصیل یہ ہے کہ جب شروع شروع میں طاعون کا مرض بمبئی میں ظاہر ہوا اور ابھی پنجاب میں نہیں آیا تھا تو 1898ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک رؤیا دیکھا کہ فرشتے سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں اور جب آپؑ نے ان سے پوچھا کہ یہ کیسے پودے ہیں تو انہوں نے کہا کہ یہ طاعون کے درخت ہیں جو اب اس ملک یعنی پنجاب میں پھیلنے والی ہے۔ اور آپؑ کو بتایا گیا کہ اس مرض کے پھیلنے کا باعث لوگوں کی بے دینی اور خراب حالتِ ایمانی ہے۔ چنانچہ اس کے جلد بعد ہی یہ مرض پنجاب میں بھی آ گیا اور گو شروع میں اس کا حملہ زیادہ سخت نہیں تھا مگر آہستہ آہستہ اس کی شدت بڑھتی گئی حتّٰی کہ 1902ء میں آ کر اس نے بہت زور پکڑ لیا۔ انہی ایام میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ الہام فرمایا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّار۔ اور آپؑ پر یہ ظاہر فرمایا کہ یہ طاعون آپ کے لئے ایک خدائی نشان ہے اور اس کے ذریعہ آپؑ کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں میں اللہ تعالیٰ ایک امتیاز پیدا کر دے گا۔

حضور نے فرمایا کہ حکومت نے خیر خواہی سے اور رفاہ عام کی خاطر ٹیکہ ایجاد کیا ہے لیکن مَیں اپنے متبعین کو کہتا ہوں کہ وہ ٹیکے کا استعمال نہ کریں کیونکہ:

''خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تُو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہو گا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ میں محو ہو جائے گا، وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہو گا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے۔ لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے۔ اس کے لئے مت دلگیر ہو۔ ...... اور اس نے مجھے مخاطب کر کے یہ بھی فرما دیا کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن طاعون نہیں آئے گی جس سے لوگ کتّوں کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں، مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ مگر ایسے لوگ ان میں سے جو اپنے عہد پر پورے طور پر قائم نہیں یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو اُن پر طاعون وارد ہو سکتی ہے۔ مگر انجام کار لوگ تعجب کی نظر سے اقرار کریں گے کہ نسبتاً و مقابلۃً خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور اس نے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا ہے جس کی نظیر نہیں''۔

(کشتیٔ نوح۔ روحانی خزائن جلد 19صفحہ2)

غور سے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی بھی اپنے اندر متعدد دعاوی رکھتی ہے۔ مثلاً یہ کہ:

اوّل۔ حضورؑ کے گھر کے اندر رہنے والوں کو طاعون سے بچایا جائے گا۔

دوم۔ جو شخص بھی سچے دل سے حضورؑ کی پیروی کرنے والا ہو گا خواہ کسی مکان اور کسی شہر اور کسی ماحول میں رہتا ہو حضورؑ کے گھر میں ہی سمجھا جائے گا اور طاعون سے بچایا جائے گا۔

سوم۔ قادیان میں طاعون جارف نہیں پڑے گی۔

چہارم۔ جماعت کے لوگ خواہ وہ کتنے ہی ہوں، مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

پنجم۔ وہ لوگ جو اپنے عہد پر قائم نہیں رہے یا ان کی نسبت اور کوئی وجہ مخفی ہو ان پر طاعون وارد ہو سکتی ہے۔

ان تفصیلات کے ساتھ بلا شبہ یہ پیشگوئی بہت عظیم اور بہت وسیع شکل میں ہمارے سامنے آتی ہے۔ اور پھر جب اسی عظمت اور اسی وسعت کے ساتھ اسے پورا ہوتا بھی دیکھتے ہیں تو ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہوتی ہے۔

1902ء سے 1907ء تک طاعون کا بیحد زور رہا اور جس طرح کہ جاننے والے جانتے ہیں اس زمانہ میں طاعون ہلاکت اور بربادی کا پیغام لے کر آئی تھی گویا قیامت کا ایک نمونہ تھا اور لوگوں کو اپنے مُردے دفنانا تک ممکن نہیں تھا۔ ہر گھر میں صف ماتم بچھی ہوئی تھی اور بستیوں کی بستیاں اُجڑ رہی تھیں۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے اس الہام کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں کوئی انسان تو کیا، کوئی چوہا تک بھی طاعون سے نہیں مرا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا گھر اپنے ماحول اور اپنے معیارِ تمدن کے اعتبار سے گلبرگ یا ماڈل ٹاؤن کا کوئی انوکھا اور منفرد گھر نہیں تھا۔ اسی طرح کے گھر آپؑ کے مخالفوں کے بھی تھے لیکن وہاں طاعون کے جراثیم اپنا کام کر رہے تھے مگر مسیح پاکؑ کے گھر کے اندر داخل ہونے کا انہیں گویا حکم ہی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس خدائی وعدہ پر اس قدر یقین تھا کہ انہی ایام میں جب مولوی محمد علی صاحب بیمار ہوئے اور یہ محسوس کیا گیا کہ شاید ان پر طاعون کا کوئی اثر ہے تو حضرت مسیح موعودؑ تشریف لائے اور آپؑ نے مولوی صاحب کی نبض پر ہاتھ رکھا اور فرمایا اگر اس مکان میں آپ کو طاعون ہو جائے تو مَیں جھوٹا۔ حضورؑ کا یہ فرمانا تھا اور نبض پر ہاتھ رکھنا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب کی تکلیف اُسی وقت جاتی رہی اور بخار بالکل اُتر گیا۔

اسی طرح حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ عنہ کے بارہ میں بھی آتا ہے کہ اس زمانہ میں ابھی چھوٹی عمر میں ہی تھے کہ آپ کو شدید بخار ہو گیا اور بُن ران میں دو گلٹیاں نکل آئیں۔ حضورؑ نے دعا فرمائی اور دعا کے بعد ہی حضرت میر صاحب کی گلٹیاں غائب ہو گئیں، بخار اتر گیا اور آپ اُٹھ کر کھیلنے لگ گئے۔

❁......18/اکتوبر 1902ء کو پھر الہام ہوا۔ حضور فرماتے ہیں:

''آج کوئی پہر رات باقی ہو گی کہ الہام ہوا:

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ وَلِنَجْعَلَهٗ آيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ۔عِنْدِی مُعَالَجَاتٌ۔

ترجمہ: مَیں ہر ایک کی جو اس گھر میں ہے حفاظت کروں گا اور اسے لوگوں کے لئے نشان رحمت بناؤں گا کہ یہ ہماری طرف سے رحمت ہو گی اور یہ بات اٹل ہے۔ میرے پاس کئی علاج ہیں۔ مَیں نے اس الہام کو معمول کے موافق کتاب میں لکھ لیا اور پھر گھر میں (مراد حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا) دریافت کیا کہ آج تم نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے ابھی ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک صندوق بذریعہ بلٹی آیا ہے جس کو شیخ رحمت اللہ نے بھیجا ہے اور وہ دوائیوں کا صندوق ہے حکیم فضل دین کی بیوی اور ہَر و دائی پاس کھڑی ہیں۔ جب اس کو کھولا گیا تو وہ لبالب دوائیوں سے بھرا ہوا تھا۔ ڈبیا ہیں، شیشیاں ہیں، غرض پورے طور پر بھرا ہوا ہے۔ گھاس پھوس کی جگہ بھی دوائیاں ہیں۔

مَیں نے اس لحاظ سے کہ ان کے ایمان میں اور بھی ترقی ہو کہا کہ مجھے آج یہ الہام ہوا ہے اور مَیں نے وہ لکھا ہوا الہام ان کو دکھایا۔ خدا کی قدرت ہے کہ کیسا عجیب توارد ہے ادھر الہام میں رَحْمَةٌ مِّنَّا ہے اُدھر رؤیا میں دکھایا گیا ہے کہ رحمت اللہ نے بھیجا ہے اور پھر حکیم فضل دین، مریم (حکیم صاحب کی بیوی) کا پاس ہونا، چراغ (ملازم) کا لانا، یہ سب مبشرات ہیں۔ لِنَجْعَلَهٗ ايةً لِّلنَّاس سے مراد یہ ہے کہ یہ وعدۂ حفاظت جو ہے اس حفاظت کو لوگوں کے لئے نشان ٹھہراؤں گا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اب کھلے کھلے طور پر کچھ کرنا چاہتا ہے۔...... اس وقت ایک قوم تمنا کے ساتھ ٹیکہ کرا رہی ہے اور ہم اس نشان کے ساتھ ناز کرتے ہیں''۔

(تذکرہ صفحہ 449-450)

چنانچہ اس یقین اور ایمان کی بدولت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ٹیکہ لگوانے سے اپنی جماعت کے

دوستوں کو روک دیا اور باوجودیکہ حکومت کی اس تدبیر کو سراہا اور اسے مفید قرار دیا لیکن محض اس لئے کہ اس طرح خدائی نشان مشتبہ ہوسکتا ہے اور لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ ٹیکہ کی وجہ سے یہ لوگ محفوظ رہے ہیں۔حضورؑ نے ٹیکہ سے اپنے دوستوں کو روکا اور ایک روحانی علاج اور روحانی ٹیکہ سے لوگوں کو آگاہ کیا۔گویا ایک ظاہری تدبیر نہ کرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی نصرت اور حفاظت فرمائی اور غیر معمولی طور پر وہ لوگ جو سچے دل سے حضورؑ کے پیرو تھے اور حضورؑ میں محو تھے اس ہلاکت سے محفوظ رہے۔نہ صرف یہی بلکہ جس طرح کہ حضورؑ نے فرمایا تھا بہت سے لوگوں نے اس نشان سے فائدہ اٹھایا اور روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ بیعت کر کے سلسلہ میں داخل ہوئے۔ایسے ہی لوگوں کا ذکر کر کے حضرت مسیح موعودؑ کبھی کبھی مسکرا کر فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے سلسلہ میں بہت سے طاعونی احمدی بھی ہیں یعنی وہ لوگ جو طاعون کا نشان دیکھ کر سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

پھر تیسرا دعویٰ اس نشان میں یہ تھا کہ قادیان میں بربادی افگن طاعون نہیں پڑے گی اور وہ نظارہ ہلاکت کا یہاں نہیں ہوگا جو دوسرے شہروں میں ہوگا۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔قادیان میں وہ کیفیت بالکل نہ تھی جو دوسرے شہروں اور علاقوں میں اس موقعہ پر تھی اور اس فرق کو غیر بھی محسوس کر رہے تھے۔نیز درحقیقت اس میں ایک حکمت یہ بھی تھی کہ نشان اور زیادہ واضح ہو جائے کہ قادیان کے مقام کو بھی خدا نے ایک برکت دی ہے اور پھر اسی شہر کے بعض مکانوں میں تو طاعون پھیل جائے لیکن غیر معمولی طور پر حضرت مسیح موعودؑ کا گھر اور آپؑ کے ماننے والوں کے گھر اس سے محفوظ رہیں۔پھر اس میں یہ حکمت بھی تھی کہ قادیان کے اندر رہنے والے اشد مخالف اور بدزبان معاند آریہ لیڈر وغیرہ اسی طاعون کا شکار ہو کر حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر ہمیشہ کے لئے مہر لگانے والے بن جائیں۔

پھر عمومی طور پر بھی جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے محفوظ رہی اور وہ لوگ جو ملک کے اندر حضورؑ کے مخالفین میں سے تھے بہت سے اُن میں سے اس عذاب کا شکار ہو گئے اور طاعون کی موت مر گئے۔

یہ تمام تفاصیل خدا ترس انسان کو اس بات کے سوچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ واقعی اگر خدائی وعدہ نہ ہوتا تو یہ سب باتیں ناممکن تھیں۔اس لئے کہ طاعون کے کیڑوں کو یہ شعور کون بخش سکتا تھا کہ دیکھنا ہمارے مسیح کے گھر اور اس کے مخالفوں کے گھروں کو الگ الگ پہچاننا اور ہمارے مسیح کے ماننے والوں اور نہ ماننے والوں سے بھی یوں آگاہ رہنا۔حقیقتاً جتنا بھی غور کیا جائے انسانی عقل حیران رہ جاتی ہے اور سوائے اس بات کے کہ یہ سب کچھ اس خدائے قادر و قیوم کی طرف سے تھا جو اسباب کا محتاج نہیں ہے اور کوئی حل ہمارے سامنے اس سوال کا نہیں آتا۔یقیناً اس کا یہ کلام سچا تھا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔

تباہ کن زلزلہ کی ہلاکت سے حفاظت

❁......8؍جون 1904ء کو الہام ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں:عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّھَا وَمَقَامُھَا اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ اَعْطَیْتُکَ کُلَّ النَّعِیْمِ۔ (تذکرہ صفحہ 518)۔یعنی عارضی رہائش کے بھی مکانات مٹ جائیں گے اور مستقل رہائش کے بھی۔مَیں تمام ان لوگوں کی جو اس گھر میں رہتے ہیں حفاظت کروں گا۔مَیں نے تجھے سارے انعامات عطا کئے ہیں۔

اس الہام میں جہاں حفاظت کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی یہ خبر بھی ہے کہ گویا ایسا کوئی عذاب آئے گا جس سے مکانات گر جائیں گے اور سخت تباہی آئے گی۔اور ایسے عالم میں جو لوگ حضرت مسیح موعودؑ کے "اَلدَّار" میں ہوں گے وہ خاص طور پر بچائے جائیں گے۔

چنانچہ اس الہام الٰہی کے مطابق 4؍اپریل 1905ء کو شمالی ہندوستان میں ایک نہایت خطرناک زلزلہ آیا جس کا مرکز دھرم سالہ ضلع کانگڑہ تھا۔اس زلزلہ سے ہزاروں مکانات اور جانیں تلف ہوئیں۔گویا قیامت کا نمونہ تھا لیکن اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر جماعت کے دوستوں کو محفوظ رکھا۔اس معجزانہ حفاظت کی صرف ایک شہادت پیش کرتا ہوں۔

مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب استاذ الجامعۃ الاحمدیہ بیان کرتے ہیں:

"میرے محترم چچا حضرت مولوی وزیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعودؑ کے قدیم صحابہ میں سے تھے وہ سجانپور ٹیرہ ضلع کانگڑہ کے ورنیکولر مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ان کے اہل و عیال مکیریاں ضلع ہوشیارپور میں مقیم تھے اور مَیں چچا جان کے ہمراہ سجانپور ٹیرہ میں رہتا تھا۔

1905ء کے غالباً فروری یا مارچ کے مہینے میں حضرت مسیح موعودؑ کا ایک اشتہار بعنوان عَفَتِ الدِّیَارُ مَحِلُّھَا وَمَقَامُھَا چچا جان کو موصول ہوا جو دیواروں پر چسپاں کرنے کے لئے انہوں نے میرے سپرد کر دیا۔مَیں سکول کے گیٹ اور دکانوں کی دیواروں پر یہ اشتہار چسپاں کر رہا تھا کہ وہاں ایک سادہ کار (سنار) حسن دین نام میرے پاس سے گزرا اور اشتہار دیکھ کر کہنے لگا کہ مرزائیوں کی صف لپیٹی جائے گی۔یہ سن کر میرے منہ سے بے اختیار نکلا کہ احمدیوں کی تو نہیں البتہ تمہاری صف لپیٹنے کا وقت آ گیا ہے۔وہ تو چلا گیا اور بات آئی گئی ہوگی..........

4؍اپریل 1905ء کو عین طلوع آفتاب کے وقت وہ قیامت خیز زلزلہ آیا جس سے ضلع بھر کی بستیاں اور شہر تہ و بالا ہو گئے۔دریائے بیاس میں جو سجانپور ٹیرہ کے بالکل قریب بہتا تھا پہاڑ کی چوٹی گرنے سے بند لگ گیا اور پانی پہاڑ کی ترائی پر بنے ہوئے مکانوں اور انسانوں کی تباہی کا موجب ہوا۔ڈاک اور تار کا سلسلہ یکسر منقطع ہو گیا۔ہمارے مکان اور سکول کی بنیادیں تک اُکھڑ گئیں اور شہر میں اس قدر تباہی مچی کہ دن چڑھتے ہی کہرام مچ گیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے گھر میں جس قدر افراد تھے سب کے سب معجزانہ طور پر محفوظ رہے.......اس کے برخلاف وہ حسن دین جو کہتا تھا کہ مرزائیوں کی صف لپیٹی جائے گی اس کے اپنے خاندان کے بیس کے قریب افراد تھے جن میں ایک دو کے سوا باقی سب لقمۂ اجل ہو گئے۔شہر میں اس قدر موتا موتی لگی کہ بعض گھر جن میں گیارہ گیارہ افراد تھے ان میں سے صرف ایک زندہ رہا اور باقی سب نہنگ اجل کا شکار ہو گئے۔فاعتبروا یااولی الابصار۔

اس جگہ یہ بات بھی بیان کر دینے کے لائق ہے کہ جہاں میری چارپائی تھی وہاں سرہانے اور پائنتی کی طرف تھوڑی تھوڑی دیواریں کھڑی رہیں اور چھت کے چار بالے بدستور اپنی جگہ پر قائم رہے اور مَیں بالکل محفوظ حالت میں اپنی چارپائی پر پڑا رہا۔اور نہ صرف مَیں بالکل محفوظ رہا بلکہ گھر کے دیگر افراد بھی ہر طرح خیریت سے رہے اور گھر کی جملہ اشیاء کو اللہ تعالیٰ نے اپنی حفظ و امان میں رکھا۔فالحمدللہ رب العلمین۔

(الفضل 14؍جنوری 1969ء)

بعض اور حوادث کے وقت حفاظت کا وعدہ

❁......پھر 20 مئی 1906ء کو الہام ہوا اس کے الفاظ یہ ہیں:"اِنِّیْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِیْکَ بَغْتَۃً اُرِیْکَ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔(تذکرہ صفحہ609)

یعنی مَیں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا۔مَیں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤں گا جو قیامت کا نمونہ ہوگا۔مَیں ان سب کی حفاظت کروں گا جو اس گھر میں ہیں"۔

اب اس الہام میں گویا بعض ایسے زلازل اور حوادث کا ذکر ہے جن کو قیامت کا نمونہ کہا جاسکے گا اور جن کا تعلق فوجوں کی اچانک آمد سے ہوگا اور اسے اللہ تعالیٰ کی غیبی مدد سمجھا جائے گا۔ایسے وقت میں بھی اللہ تعالیٰ "الدار" میں رہنے والوں کو اپنی حفاظت کا وعدہ دیتا ہے۔

اب آپ دیکھ لیجئے کہ ایسے مواقع پر بھی جن کے ہم لوگ خود شاہد ہیں کس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے اس وعدہ کو پورا فرمایا اور ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں بلکہ متعدد دفعہ۔زمانہ قریب کے حالات کو ہی ہم سامنے رکھیں تو یہ خدائی وعدہ اپنی پوری عظمت کے ساتھ ہمیں اب بھی پورا ہوتا نظر آتا ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ خدا تعالیٰ کی ایک سنت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (1) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔(2) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے"۔

(الوصیت۔روحانی خزائن جلد 20 صفحہ304)

جب خدا تعالیٰ نے متواتر وحی کے ذریعہ حضرت مسیح پاکؑ کو آپؑ کے زمانہ وفات کے نزدیک ہونے کی اطلاع دی تو اس سنّت کے مطابق جماعت مومنین کا غمگین اور دلگیر ہونا قدرتی امر تھا مگر قادر و قیوم خدا نے مخالفوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کرنے اور مومنوں کا غم و حزن دور کرنے کے لئے حضورؑ کی وفات سے چند دن پہلے یہ الہام فرمایا:

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔کہ مَیں ان تمام لوگوں کی حفاظت کروں گا جو اس دار میں ہیں۔اس کے بعد 9 مئی 1908ء کو الہام ہوا:

سرنگ۔اَلرَّحِیْلُ ثُمَّ الرَّحِیْلُ۔اِنَّ اللّٰہَ یَحْمِلُ کُلَّ حِمْلٍ۔گویا کوچ کا وقت آ گیا ہے۔ہاں کوچ کا وقت آ گیا ہے۔اللہ تعالیٰ تمام بوجھ اٹھا لے گا۔

10 مئی کو الہام ہوا:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَھُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ۔

جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے عمل صالح کئے بلاشبہ ان کے لئے جنات ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

15 مئی کو الہام ہوا:"ڈرومت مومنو!"۔

17 مئی کو الہام ہوا:"اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ"۔

یعنی مَیں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں۔

گویا اس سلسلۂ الہامات میں مومنوں کو بشارت دے کر ان کے خوف کو امن میں بدل دیا۔

یہ ایک اور وعدۂ الٰہی ہے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ اس دنیا سے تشریف لے جائیں گے اس کے بعد بھی حضورؑ کی پیروی کرنے والوں کو الٰہی حفاظت سے حصہ ملتا رہے گا اور حضورؑ کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھتا اور پھیلتا ہی چلا جائے گا اور قدرت ثانیہ کی دائمی برکات پائے گا اور کوئی نہیں جو اس ترقی میں حائل ہو سکے۔اور اس سلسلہ میں آنے والی تمام مشکلات کو اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے خود دور کرتا جائے گا۔یہ وعدہ اس سلسلہ کے تمام مستقبل پر محیط ہے۔اور جو لوگ بھی حضرت مسیح موعودؑ سے وابستہ اور صبر،صدق اور وفا کے ساتھ عہد بیعت پر کاربند ہو کر "الدار" میں رہائش پذیر ہوں گے۔اللہ تعالیٰ ہر مرحلہ پر ان کی غیر معمولی نصرت اور حفاظت فرماتا رہے گا۔انشاءاللہ۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"اس زمانہ کا حصن حصین مَیں ہوں۔جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔مجھ میں کون داخل ہوتا ہے؟ وہی جو بدی کو چھوڑتا اور نیکی کو اختیار کرتا ہے اور کجی کو چھوڑتا اور راستی پر قدم مارتا ہے اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہوتا اور خدا تعالیٰ کا ایک بندۂ مطیع بن جاتا ہے۔ہر ایک جو ایسا کرتا ہے وہ مجھ میں ہے اور مَیں اُس میں ہوں"۔(فتح اسلام)

پس مبارک ہیں وہ جو اس "الدار" میں داخل ہوتے ہیں۔الٰہی نوشتوں کے مطابق مصائب کے زلزلے آئیں گے،حوادث کی آندھیاں چلیں گی،اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا سخت کراہت کے ساتھ پیش آئے گی مگر آخر وہی کامیاب ہوں گے اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

حضرت نبی کریم ﷺ کے اے فرزند جلیل! تجھ پر بے حد سلام!! تو اپنے حی و قیوم آقا سے وحی پا کر یہ فانی دنیا چھوڑنے سے پہلے اپنے سچے محبوں کو اللہ تعالیٰ کی ابدی حفاظت کی بشارت دے گیا۔

(بشکریہ:ماہنامہ الفرقان۔ربوہ۔نومبر دسمبر 1969ء)

❁❁❁❁❁❁

خطبہ جمعہ

روح القدس کی تائیدات کا فیض آج بھی جاری ہے۔

آنحضرت ﷺ کی تاثیرات قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔ چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اس وقت ہو رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی صفت قدوس کے حوالہ سے آنحضرت ﷺ کی قوت قدسیہ کی تاثیرات کا ایمان افروز بیان۔

(مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی شدید علالت اور دعا کی تحریک)

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 27؍اپریل 2007ء (27؍شہادت 1386ہجری شمسی) بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

قُلْ نَزَّلَهٗ رُوْحُ الْقُدُسِ مِنْ رَّبِّكَ بِالْحَقِّ لِيُثَبِّتَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ ۔ (النحل:104)

اللہ تعالیٰ کی باقی صفات کی طرح صفت قُدُّوْس سے بھی سب سے زیادہ فیض پانے، اُس کو اپنے اوپر لاگو کرنے اور اس کے لئے دعا کرنے والی اس دنیا میں کوئی ہستی تھی تو وہ آنحضرت ﷺ تھے۔ آپؐ ہی وہ کامل انسان اور کامل نبی تھے جس نے اللہ تعالیٰ کا رنگ مکمل طور پر اپنے اوپر چڑھایا اور اللہ تعالیٰ نے بھی سب سے زیادہ آپؐ کو ہی اپنی صفات سے متصف فرمایا اور پھر اپنی امت کو بھی مختلف رنگ میں آپؐ نے تلقین و نصیحت فرمائی کہ اُس پاک ذات سے تعلق جوڑنے کے لئے، اس کی برکات سے فیضیاب ہونے کے لئے، تمہیں بھی اپنے اندر سے تمام کجیوں کو دور کرنا ہوگا، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنا ہوگا، تبھی تمہارا تعلق مجھ سے اور میرے خدا سے ہوسکتا ہے۔

اس ضمن میں آج مَیں متفرق احادیث پیش کروں گا جن میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے پہلو بھی ہیں دعائیں بھی ہیں اور مومنوں کو نصیحتیں بھی ہیں۔ اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آپؐ کے عاشق صادق تھے اور غلام صادق تھے، جو خود بھی آنحضرت ﷺ کی اس زمانے میں قوت قدسی کا ایک نشان ہیں آپ ﷺ کے اس فیض کو جس طرح آپؑ نے سمجھا، اس مقام کو جس طرح آپؑ نے سمجھا اور ہمیں بتایا، اس پہلو سے بھی آپؑ کے حوالے پیش کروں گا۔

آنحضرت ﷺ کی ایک دعا ہے جو حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رکوع میں یہ دعا پڑھا کرتے تھے کہ سُبُّوْحٌ، قُدُّوْسٌ، رَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ (سنن النسائی کتاب التطبیق باب نوع آخر منه حدیث نمبر 1048) پاک، مبارک اور مطہر فرشتوں اور روح کا خالق اور پالنے والا ہے۔

ایک روایت یہ ہے کہ یہ وہ تسبیح ہے جو ملائکہ کرتے ہیں، فرشتے کرتے ہیں۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، حضرت سعید بن عبدالرحمٰن اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر میں یہ سورتیں پڑھا کرتے تھے، سورۃ الاعلیٰ پہلی رکعت میں، دوسری رکعت میں سورۃ الکافرون اور تیسری رکعت میں سورۃ الاخلاص۔ اور سلام پھیرنے کے بعد آپؐ تین بار یہ الفاظ دوہراتے اور اپنی آواز بلند کرتے تھے کہ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے، قدوس ہے۔

(سنن النسائی کتاب قیام اللیل وتطوع النهار باب التسبیح بعد الفراغ من الوتر۔ حدیث نمبر 1751)

ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ کوئی صبح بھی ایسی نہیں جس میں بندے صبح کریں کہ اس میں ایک منادی کرنے والا ان الفاظ میں منادی کرتا ہے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ یعنی پاک ہے وہ ذات جو بادشاہ ہے اور قدوس ہے۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ و تعوذه دبر کل صلاة حدیث نمبر3569)

پھر ایک روایت ہے۔ حضرت یُسَیْرَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو مہاجرات میں سے تھیں بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا: ”تم لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو“۔ یعنی تسبیح کرو۔ تہلیل ہے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت بیان کرنا، اس کے علاوہ کسی کو معبود نہ ماننا، لَااِلٰـہَ اِلَّااللّٰہ کہنا اور تقدیس یعنی اللہ تعالیٰ کو پاک اور بے عیب قرار دینا اور یہ عہد کرنا کہ ہم اپنے نفسوں کو تیری خاطر پاک رکھیں گے اور یہی ایک مومن کی شان بھی ہونی چاہئے ورنہ دعوے تو ہم کر رہے ہوں گے کہ ہم قدوس خدا کے ماننے والے ہیں اور اس رسول کے پیروکار ہیں جس کی قوت قدسی تمام انبیاء سے بڑھ کر ہے اور رہتی دنیا تک اس کے جلوے قائم رہنے ہیں لیکن اگر اپنے آپ کو پاک نہیں کر رہے تو یہ تقدیس نہیں ہے۔ فرمایا کہ: ”لازم پکڑو تسبیح کو، تہلیل کو اور تقدیس کو اور انگلیوں کے پوروں پر گنا کرو، اس لئے کہ قیامت کے دن ان سے سوال کیا جائے گا، اور وہ بولیں گی اور غافل نہ ہو ورنہ تم رحمت کو بھول جاؤ گی“۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل التسبیح والتهلیل والتقدیس حدیث نمبر 3583)

پھر ایک روایت میں آتا ہے آپؐ نے ایک دعا سکھائی، حضرت فضالہؓ بن عُبید انصاری بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے ایک دم سکھایا اور حکم دیا کہ اگر کوئی میرے پاس دم لینے کے لئے آئے تو یہ دم کروں۔ تو وہ دُعا یہ تھی کہ ہمارا ربّ وہ اللہ ہے جو آسمان میں ہے (اے ربّ)، تیرا نام پاک اور مبارک ہے، آسمان اور زمین میں تیری حکومت ہے، اے اللہ! جس طرح تیری حکومت آسمان میں ہے، اسی طرح تو ہم پر زمین میں اپنی رحمت نازل کر۔ اے اللہ! جو پاک لوگوں کا ربّ ہے ہمارے گناہ اور خطائیں

بخش دے اور اپنی رحمت میں سے ایک رحمت نازل کر اور اپنی شفا میں سے ایک شفا نازل کر۔ اور پھر آپؐ نے یہ فرمایا کہ یہ کلمات تین مرتبہ دوہراؤ اور معوذتین بھی تین مرتبہ پڑھو۔ (مسند احمد بن حنبل جلد 7 مسند فضالۃ بن عبید الانصاری حدیث نمبر 24457 صفحہ نمبر 934 جدید ایڈیشن مطبوعہ بیروت 1998ء)۔

معوذتین یعنی یہ دوسورتیں جو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ہیں۔

ایک روایت میں آتا ہے، یہ شَرْحُ السُّنَّۃ میں مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کو مدینہ میں انصار کی آبادی اور کھجوروں کے باغات کے درمیان ایک جاگیر عطا فرمائی۔ اس پر بنوعبد بن زھرۃ نے کہا (یارسول اللہ!) ہم سے ابن اُمّ عبد (اُمّ عبد کے بیٹے یعنی عبداللہ بن مسعودؓ) کو دُور کیجئے۔ اس پر آنحضور ﷺ نے فرمایا تو پھر مجھے اللہ نے مبعوث ہی کیوں فرمایا ہے؟ یقیناً اللہ تعالیٰ کسی اُمّت کو درجہ تقدیس عطا نہیں فرماتا جس میں اس کے ضعفاء کے لئے ان کے حق کو نہیں لیا جاتا۔

(مشکوٰۃ کتاب البیوع باب احیاء الموات الشرب الفصل الثانی حدیث نمبر 3004)

پس قدوسیت کا فیض اور اللہ تعالیٰ کی تقدیس کرنا، اُسی وقت فائدہ مند ہے جب ہر بڑا، ہر صاحب حیثیت، ہر مالک، ہر بااختیار، ہر عہدیدار، ہر نگران اپنے سے کم درجہ کے لوگوں اور اپنے سے کمزوروں اور ضرورت مندوں کے حقوق کو حق کے ساتھ اور انصاف کے تقاضوں کے ساتھ ادا کرتا رہے۔

حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک جنگ میں زادراہ اور راشن کی بہت قلت ہوگئی۔ صحابہ کرامؓ پریشان ہو کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کھانے کے لئے اپنی سواری کے اونٹ ذبح کرنے کی اجازت چاہی۔ آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔ ان صحابہ کو حضرت عمرؓ ملے تو انہوں نے آپ کو ساری بات بتائی، حضرت عمرؓ نے پوچھا تمہارے پاس اونٹوں کے بعد سواری کے لئے کیا رہے گا۔ حضرت عمرؓ نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے، عرض کی کہ اے اللہ کے رسول! ان کے پاس اونٹوں کے بعد سواری کے لئے کیا رہے گا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں میں یہ اعلان کردو کہ وہ اپنی بچی کھچی اشیاء لے کر آئیں، جو کھانے پینے کی چیزیں تھیں وہ لے کر آجائیں۔ پھر آپؐ نے دعا کی اور اس میں برکت ڈالی۔ پھر آپؐ نے صحابہ کو اپنے برتن وغیرہ لانے کا ارشاد فرمایا۔ تمام صحابہ نے اپنے برتن بھر لئے۔ پھر رسول کریم ﷺ نے فرمایا، مَیں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور مَیں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

(بخاری کتاب الجہاد والسیر باب حمل الزاد فی الغزو حدیث نمبر 2982)

پس یہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور قبولیت دعا تھی جس نے فاقے کی فکرانگیز صورتحال کو کشائش میں بدل دیا۔

آپؐ کو اللہ تعالیٰ نے جو قوت قدسیہ عطا فرمائی تھی اس سے آپؐ نے صحابہ کی سوچوں کو، ان کی حالتوں کو اس قدر پاک کر دیا تھا کہ کوئی بھی حکم جو اترتا تھا اور جس کا آپ اعلان فرماتے تھے، صحابہ بغیر کسی چون وچرا کے اس کی تعمیل کیا کرتے تھے۔ کان میں آواز پڑتے ہی اس پر عملدرآمد شروع ہو جاتا تھا۔ یہ تحقیق بعد میں ہوتی تھی کہ حکم کس کے لئے ہے اور کیوں ہے۔ صحابہ کی پاکیزگی کے معیار اس قدر بڑھ گئے تھے کہ جس کوئی مثال نہیں ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جس دن حرمت شراب کا حکم نازل ہوا تو مَیں اس دن ابوطلحہ کے گھر ایک گروہ کو شراب پلانے میں مصروف تھا۔ اُن دنوں عربوں میں فضیح نامی شراب استعمال ہوتی تھی۔ یہ ایک خاص شراب تھی جو کچی اور خشک (دونوں قسم کی) کھجور سے تیار ہوتی تھی۔ ایک منادی کی آواز سنائی دی۔ ابوطلحہ نے کہا گھر سے باہر نکل کے دیکھو۔ مَیں گھر سے نکلا تو ایک اعلان کرنے والے کو یہ اعلان کرتے ہوئے پایا: سنو شراب حرام قرار دے دی گئی ہے۔ راوی کہتے ہیں چنانچہ شراب مدینہ کی گلیوں میں بہنے لگی۔ اس وقت ابوطلحہ نے مجھے کہا کہ تم نکلو اور شراب کو بہادو۔ چنانچہ مَیں نے شراب بہادی۔ اسی طرح ایک دوسری روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوطلحہ نے کہا اے انس! ان مٹکوں کو انڈیل دو یا توڑ دو۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی کے اعلان کے بعد صحابہ نے دوبارہ شراب نہ پی اور نہ اس کے بارے میں کسی نے کسی سے پوچھا۔

(مسلم کتاب الاشربہ باب تحریم الخمر حدیث نمبر 5025)

یہ تھا آنحضرت ﷺ کے صحابہ پر آپ کی قوت قدسی کا اثر۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ تحقیق کرو کہ ایک دم یہ حکم کس طرح آ گیا، ابھی تک تو ہم شراب پی رہے تھے۔ پاک دلوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والوں کا فوری ردّعمل تھا کہ پہلے تعمیل کرو۔ صحابہ ماشاءاللہ فراست رکھتے تھے، جانتے تھے کہ ہمارے دل و دماغ کو پاک کرنے والا حکم یقیناً اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی طرف سے ہی ہوگا۔ باوجودیکہ استعمال کیا کرتے تھے لیکن شراب کے نقصانات سے بھی واقف تھے۔ اپنے کئی ساتھیوں کو نشے کی حالت میں بعض معیار سے گری ہوئی حرکتیں کرتے دیکھتے تھے۔ پھر بعض لڑائی میں ملوث ہو جاتے تھے۔

آنحضرت ﷺ کے دلوں کو پاک کرنے اور صحابہ کی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی رضامندی حاصل کرنے کی ایک اور اعلیٰ مثال۔ عبداللہ بن اُبیّ بن سلول نے جب آنحضور ﷺ کے خلاف زبان درازی کی تو آنحضور ﷺ خاموش رہے، مگر لوگوں کی باتوں کے باعث عبداللہ رضی اللہ عنہ، جو عبداللہ بن اُبیّ بن سلول جو مدینہ میں رئیس المنافقین تھا کے بیٹے تھے، رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ! ﷺ مجھے یہ معلوم ہوا ہے کہ آپؐ عبداللہ بن اُبیّ کی باتوں کے باعث اس کے قتل کا ارادہ رکھتے ہیں، یارسول اللہ! اگر حضور نے لازماً ایسا کرنا ہی ہے تو حضور مجھے اس کے قتل کا حکم دیں، مَیں خود اس کا سر حضور کی خدمت میں لے آؤں گا۔ اللہ کی قسم! مَیں خزرج کو جانتا ہوں ان میں سے کوئی بھی میرے جتنا اپنے والد کا فرمانبردار نہیں ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ آپ میرے علاوہ کسی اور کو میرے والد کو قتل کرنے کا حکم نہ دے دیں اور آپ مجھے عبداللہ بن اُبیّ کے قاتل کو لوگوں میں پھرتے ہوئے دیکھنے والا نہ چھوڑ دیں کہ پھر مَیں انتقام کے جذبے کے تحت ایک کافر کے بدلے میں ایک مومن کو قتل کر دوں اور دوزخ میں جا گروں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کی یہ بات سن کر رسول ﷺ نے فرمایا کہ معاملہ یوں نہیں ہے بلکہ ہم اس سے رِفق کا معاملہ کریں گے اور جب تک وہ ہمارے ساتھ رہے گا، ہم اس سے حسن صحبت کا معاملہ کریں گے۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ھشام طلب بن عبداللہ بن ابی ان یتولی قتل ابیہ صفحہ 672 مطبوعہ بیروت 2001ء)

تو یہ تھا آپ کی قوت قدسی کا اثر کہ خوف یہ تھا کہ باپ کے خونی رشتہ کی وجہ سے مَیں دوبارہ ان ناپاکوں میں شامل نہ ہو جاؤں اس لئے ہر اس امکان کو ختم کرنے کے لئے جو مجھے جہنم کی طرف لے جا سکتا ہے، جو مجھے اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے دور لے جا سکتا ہے، میں اس بات کے لئے تیار ہوں کہ اللہ اور رسول ﷺ کی خاطر اپنے باپ کو قتل کر دوں۔ لیکن آنحضرت ﷺ جو حسن واحسان کے پیکر تھے انہوں نے فرمایا کہ نہیں مَیں تو معاف کر چکا ہوں اور معاف کرتا رہوں گا۔ ان گندے کیڑوں کے ساتھ میرا کوئی مقابلہ نہیں ہے۔ آپؐ کی قوت قدسی نے تو آپ کے ماننے والوں کی بھی سوچوں کو تبدیل کر دیا تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایک واقعہ آتا ہے جب انہوں نے ایک لڑائی میں اپنے مخالف کو گرا لیا اور اس نے منہ پہ تھوکا تو آپؓ نے اس کو چھوڑ دیا اور اس کے پوچھنے پر فرمایا کہ مَیں تو تمہارے ساتھ خدا کے لئے لڑ رہا تھا لیکن کیونکہ اب میری ذات Involve ہوگئی ہے، میرا نفس Involve ہو گیا ہے، یہ ذاتیات بیچ میں آ گئی ہے اس لئے مَیں تمہیں چھوڑ رہا ہوں۔ تو یہ تھی پاک تبدیلیاں جو آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ میں پیدا کیں۔

آنحضرت ﷺ کے وقت میں عرب کی جو حالت تھی اور جس قسم کے گند میں وہ مبتلا تھے اور جس طرح آنحضور ﷺ نے ان میں ایک پاک تبدیلی پیدا کی اس کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’اسلام وہ دین بزرگ اور سیدھا ہے جو عجائب نشانوں سے بھرا ہوا ہے اور ہمارا نبی وہ نبی کریمؐ ہے جو ایسی خوشبو سے معطر کیا گیا ہے جو تمام مستعد طبیعتوں تک پہنچنے والی اور اپنی برکات کے ساتھ ان پر احاطہ کرنے والی ہے۔ اور وہ نبی خدا کے نور سے بنایا گیا اور ہمارے پاس گمراہیوں کے پھیلنے کے وقت آیا اور اپنا خوبصورت چہرہ ہم پر ظاہر کیا۔ اور ہمیں فیض پہنچانے کے لئے اپنی خوشبو کو پھیلایا اور اس نے باطل پر دھاوا کیا اور اپنے تاراج سے اس کو غارت کر دیا‘‘۔ یعنی جھوٹ پر حملہ کر کے اس کو ختم کر دیا ’’اور اپنی سچائی میں اَجْلٰی بدیہیات کی طرح نمودار ہوا۔ اس نے اس قوم کو ہدایت فرمائی جو خدا کے وصال کی امید نہیں رکھتے تھے‘‘۔ اُن لوگوں کے لئے ہدایت کے سامان پیدا فرمائے جن کو کبھی خیال بھی نہیں آ سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ سے ملیں گے یا اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والے بنیں گے۔ ’’اور مُردوں کی طرح تھے جن میں ایمان اور نیک عملی اور معرفت کی روح نہ تھی اور نومیدی کی حالت میں زندگی بسر کرتے تھے۔ اور ان کو ہدایت کی اور مہذب بنایا اور معرفت کے اعلیٰ درجوں تک پہنچایا۔ اور اس سے پہلے وہ شرک کرتے تھے اور پتھروں کی پوجا کرتے تھے۔ اور خدائے واحد اور قیامت پر ان کو ایمان نہ تھا۔ اور وہ بتوں پر گرے ہوئے تھے اور خدا تعالیٰ کی قدرتوں کو بتوں کی طرف منسوب کرتے تھے‘‘ یعنی جو کام بھی تھا بجائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کریں، ہر کام کے لئے بُت بنائے ہوئے تھے۔ ’’یہاں تک کہ مینہ کا برسانا اور پھلوں کا نکالنا اور بچوں کو رحموں میں پیدا کرنا اور ہر ایک امر جو موت اور زندگی کے متعلق تھا، تمام یہ امور بتوں کی طرف منسوب کر رکھے تھے اور ہر ایک ان میں سے اعتقاد رکھتا تھا کہ اس کا ایک بڑا بھاری مددگار بت ہی ہے جس کی وہ پوجا کرتا اور وہی بت مصیبتوں کے وقت اس کی مدد کرتا ہے اور عملوں کے وقت اس کو جزا دیتا ہے اور ہر ایک ان میں سے انہی پتھروں کی طرف دوڑتا تھا ان ہی کے آگے فریاد کرتا تھا‘‘۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''............اوران کے دل میں یہ ذہن نشین تھا کہ ان کے بت تمام مرادیں ان کی دے سکتے ہیں اور وہ لوگ خیال کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ ان تکالیف سے کہ کسی کو مراد دیوے اور کسی کو پکڑے پاک اور منزہ ہے اور اس نے یہ تمام قوتیں اور قدرتیں جو عالم اَرواح اور اجسام کے متعلق ہیں'' ایسی تمام باتیں جو روح یا جسم کے متعلق ہیں، یہ انسان سے متعلق ہیں یا کسی بھی مخلوق سے متعلق ہیں۔ ''اُن کے بتوں کو دے رکھی ہیں''۔ اور خود ایک طرف ہو کے بیٹھ گیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ ''اور عزت بخشی کے ساتھ الوہیت کی چادر ان کو پہنا دی ہے'' یعنی بتوں کو ہی تمام طاقتیں دی ہیں ''اور خدا عرش پر آرام کر رہا ہے اور ان بکھیڑوں سے الگ ہے اور ان کے بت ان کی شفاعت کرتے اور دردوں سے نجات دیتے ہیں''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ لوگ ''بدکاریاں کرتے تھے اور ان کے ساتھ فخر کرتے تھے اور زنا کرتے اور چوری کرتے اور یتیموں کا ناحق مال کھاتے اور ظلم کرتے اور خون کرتے اور لوگوں کو لوٹتے اور بچوں کو قتل کرتے اور ذرا نہ ڈرتے۔ اور کوئی گناہ نہ تھا جو انہوں نے نہ کیا۔ اور کوئی جھوٹا معبود نہ تھا جس کی پوجا نہ کی۔ انسانیت کے ادبوں کو ضائع کیا اور انسانی خُلقوں سے دور جا پڑے اور وحشی جانوروں کی طرح ہو گئے''۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ''............ بدکاریوں اور خدا تعالیٰ کی نافرمانیوں میں حد سے گزر گئے اور جنگلی حیوانوں کی طرح جو کچھ چاہا کیا اور ہمیشہ ان کے شاعر دریدہ دہنی سے عورتوں کی بے عزتی کرتے اور ان کے امراء کا شغل قمار بازی اور شراب اور بدی تھی''۔ جوا اور شراب کی برائیوں میں پوری طرح ملوث تھے ''اور جب بخل کرتے تھے تو بھائیوں اور یتیموں اور غریبوں کا حق تلف کر دیتے تھے اور جب مالوں کو خرچ کرتے تھے تو عیاشی اور فضول خرچی اور زناکاری اور نفسانی ہوا اور ہوس کے پوری کرنے میں خرچ کرتے اور نفس پرستی کو انتہا تک پہنچاتے تھے''۔ غریبوں پر خرچ کرنا ان کے لئے دوبھر تھا لیکن اپنی عیاشیوں پر، فضولیات پر خرچ کرتے تھے۔ تو یہ اس وقت کے عرب کی حالت تھی۔ آج بھی جو دنیادار ہیں ان سے اگر اللہ کے راستے میں مانگو تو لیت و لعل سے کام لیتے ہیں لیکن اپنی فضولیات اور دنیاوی چیزوں کے لئے جتنا مرضی چاہیں خرچ کر لیں۔

پھر فرماتے ہیں: ''وہ لوگ اپنی اولاد کو درویشی اور تنگدستی کے خوف سے قتل کر دیا کرتے تھے اور بیٹیوں کو اس عار سے قتل کرتے تھے کہ تا شرکاء میں سے ان کا کوئی داماد نہ ہو۔ اور اسی طرح انہوں نے اپنے اندر اخلاق ردّیہ اور رزیل خصلتیں جمع کر رکھی تھیں''۔

پھر فرماتے ہیں: ''............ اور عورتیں زانیہ آشناؤں سے تعلق رکھنے والیں اور مرد زانی پیدا ہو گئے تھے اور جو لوگ ان کی راہ کے مخالف ہوتے تھے، وہ نصیحت کے دینے کے وقت اپنی عزت اور جان اور گھر کی نسبت خوف کرتے تھے''۔ یعنی اگر ان میں کوئی شریف آدمی تھا تو وہ اپنی عزت بچانے کے خوف کی وجہ سے، اپنے گھر کو برباد ہونے سے بچانے کی وجہ سے ان کے سامنے بولتا نہیں تھا۔ ''غرض عرب کے لوگ ایک ایسی قوم تھی جن کو کبھی واعظوں کے وعظ سننے کا اتفاق نہ ہوا اور نہیں جانتے تھے کہ پرہیزگاری اور پرہیزگاروں کی خصلتیں کیا چیز ہیں اور ان میں کوئی ایسا نہ تھا کہ جو کلام میں صادق اور فیصلہ مقدمات میں متصف ہو''۔ یعنی کوئی سچی بات نہیں کرتے تھے، فیصلہ کرتے تھے تو انصاف نہیں ہوتا تھا، ناانصافی سے فیصلے ہوتے تھے۔ کوئی اچھی خصلت، اچھی خوبی ان میں نہیں تھی۔

''پس اسی زمانے میں جبکہ وہ لوگ ان حالات اور ان فسادوں میں مبتلا تھے اور ان کا تمام قول اور فعل فساد سے بھرا ہوا تھا خدا تعالیٰ نے مکّہ میں سے اُن کے لئے رسول پیدا کیا اور وہ نہیں جانتے تھے کہ رسالت اور نبوت کیا چیز ہے اور اس حقیقت کی کچھ بھی خبر نہ تھی۔ پس انکار اور نافرمانی کی''۔ وہ جانتے نہیں تھے اس لئے انہوں نے انکار اور نافرمانی کی ''اور اپنے کفر اور فسق پر اصرار کیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ان کے ہر ایک جفا کی برداشت کی''۔ ہر زیادتی جو آنحضرت ﷺ پر کی، آپؐ نے اس کو برداشت کیا ''اور ایذاء پر صبر کیا اور بدی کو نیکی کے ساتھ اور بغض کو محبت کے ساتھ ٹال دیا اور غمخواروں اور محبّوں کی طرح ان کے پاس آیا اور ایک مدت تک آنحضرت ﷺ اکیلے اور ردّ شدہ انسان کی طرح مکہ کی گلیوں میں پھرتے رہے اور قوت نبوت سے ہر ایک عذاب کا مقابلہ کیا''۔ تو یہ تھا اس وقت عرب قوم کا حال جس میں آپؐ مبعوث ہوئے، لیکن وہ خدا جس نے روح القدس کے ساتھ آپؐ کو بھیجا تھا اور آپؐ کے ذریعہ دنیا میں ایک انقلاب لانا تھا اس نے ان لوگوں میں ایک انقلاب برپا کر دیا۔

(نجم الہدیٰ، روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 20 تا 28)

آنحضرت ﷺ کے بارے میں پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ پھر ایسا وقت آیا کہ ''آواز دینے والے بابرکت کی طرف دل کھنچے گئے''۔ یعنی پھر آنحضرت ﷺ کی طرف دل کھنچے جانے لگے ''اور ہر ایک رشید اپنے قتل گاہ کی طرف صدق اور وفا سے نکل آیا اور انہوں نے مالوں اور جانوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے کوششیں کیں اور اپنی جانفشانی کی نذروں کو پورا کیا''۔ اسلام کی خاطر اپنی جانیں قربان کر دیں، اپنا مال قربان کر دیا، اپنا سب کچھ قربان کر دیا ''اور اس کے لئے یوں ذبح کئے گئے جیسا کہ قربانی کا بکرا ذبح کیا جاتا ہے۔ اور انہوں نے اپنے خونوں سے گواہی دے دی کہ وہ ایک سچی قوم ہے اور اپنے اعمال سے ثابت کر دیا کہ وہ لوگ خدا کی راہ میں مخلص ہیں اور زمانہ کفر میں وہ لوگ تاریکی کے زندان میں قید تھے۔ سو اسلام کے قبول کرنے نے ان کو منور کر دیا اور ان کی بدیوں کو نیکی کے ساتھ اور ان کی شرارتوں کو بھلائی کے ساتھ بدل دیا اور ان کی شراب شب انگاہی کو رات کی نماز اور رات کے تضرعات کے ساتھ بدل ڈالا''۔ یعنی جو راتوں کی شراب تھی، پیتے تھے، نشے میں مست ہوتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی نے اس کو عبادتوں میں بدل دیا۔ جو ان کی صبح کی شراب تھی۔ سوتے تھے تو شراب پی کر سوتے تھے، صبح اٹھتے تو پہلے کام شراب تھا جس طرح عام طور پر نشہ کرنے والے کرتے ہیں۔ ''اور ان کی بامدادی شراب کو صبح کی نماز اور تسبیح اور استغفار کے ساتھ مبدل کر دیا اور انہوں نے یقین کامل کے بعد اپنے مالوں اور جانوں کو خدا تعالیٰ کی راہوں میں بخوشی خاطر خرچ کیا''۔

فرماتے ہیں: ''پس خلاصہ یہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم اور رسول اللہ ﷺ کی ہدایت تین قسم پر منقسم تھی، پہلی یہ کہ وحشیوں کو انسان بنایا جائے اور انسانی آداب اور حواس ان کو عطا کئے جائیں۔ اور دوسری یہ کہ انسانیت سے ترقی دے کر اخلاق کاملہ کے درجہ تک ان کو پہنچایا جائے۔ اور تیسری یہ کہ اخلاق کے مقام سے ان کو اٹھا کر محبت الٰہی کے مرتبے تک پہنچایا جائے اور یہ کہ قرب اور رضا اور معیت اور فنا اور محویت کے مقام ان کو عطا ہوں''۔ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش ہو، اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش ہو، اس کا ساتھ دینے کی کوشش ہو اور اس کی تلاش میں اور اس کی رضا جوئی کے لئے اپنے آپ کو فنا کرنے والے ہوں، ایسا ان کو مقام عطا ہوا۔ ''یعنی وہ مقام جس میں وجود اور اختیار کا نشان باقی نہیں رہتا اور خدا اکیلا باقی رہ جاتا ہے۔ جیسا کہ وہ اس عالم کے فنا کے بعد اپنی ذات قہار کے ساتھ باقی رہے گا''۔

(نجم الہدیٰ روحانی خزائن جلد 14 صفحہ 28 تا 35 جدید ایڈیشن)

پھر آپؑ آنحضرت ﷺ کے اس مقام اور قوت قدسیہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: ''نبی کریم ﷺ کی قوت قدسیہ اور انفاس طیبہ اور جذب الی اللہ کی قوت کا پتہ لگتا ہے کہ کیسی زبردست قوتیں آپ کو عطا کی گئی تھیں جو ایسا پاک اور جاں نثار گروہ اکٹھا کر لیا۔ یہ خیال بالکل غلط ہے جو جاہل لوگ کہہ دیتے ہیں کہ یونہی لوگ ساتھ ہو جاتے ہیں۔ جب تک ایک قوت جذب اور کشش کی نہ ہو کبھی ممکن نہیں ہے کہ لوگ جمع ہو سکیں۔ میرا مذہب یہ ہے کہ آپ کی قوت قدسی ایسی تھی کہ کسی دوسرے نبی کو دنیا میں نہیں ملی۔ اسلام کی ترقی کا راز یہی ہے کہ نبی کریم ﷺ کی قوت جذب بہت زبردست تھی اور پھر آپؐ کی باتوں میں وہ تاثیر تھی کہ جو سنتا تھا وہ گرویدہ ہو جاتا تھا۔ جن لوگوں کو آپ نے کھینچا ان کو پاک صاف کر دیا اور اس کے ساتھ آپ کی تعلیم ایسی سادہ اور صاف تھی کہ اس میں کسی قسم کے گورکھ دھندے اور معمے تثلیث کی طرح نہیں ہیں''۔ لکھتے ہیں کہ ''چنانچہ نپولین کی بابت لکھا ہے کہ وہ مسلمان تھا اور کہا کرتا تھا کہ اسلام بہت ہی سیدھا سادہ مذہب ہے''۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 60 جدید ایڈیشن)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ''دنیا میں کروڑہا ایسے پاک فطرت گزرے ہیں اور آگے بھی ہوں گے لیکن ہم نے سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ اور سب سے خوب تر اس مرد خدا کو پایا ہے جس کا نام ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب:57) اُن قوموں کے بزرگوں کا ذکر تو جانے دو جن کا حال قرآن کریم میں تفصیل سے بیان نہیں کیا گیا صرف ہم اُن نبیوں کی نسبت اپنی رائے ظاہر کرتے ہیں جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ جیسے حضرت موسیٰ حضرت داؤد، حضرت عیسیٰ عَلَیْھِمُ السَّلَام اور دوسرے انبیاء۔ سو ہم خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ دنیا میں نہ آتے اور قرآن شریف نازل نہ ہوتا اور وہ برکات ہم بچشم خود نہ دیکھتے جو ہم نے دیکھ لئے تو ان تمام گزشتہ انبیاء کا صدق ہم پر مشتبہ رہ

First Minute Reiseburo

خوشخبری۔ پاکستان، انڈیا، انگلینڈ، USA، کینیڈا اور جماعتی فنکشن پر جانے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔
دنیا بھر میں کہیں بھی بذریعہ ہوائی جہاز یا بحری جہاز سفر کرنے کے لئے جرمنی بھر میں اب آپ گھر بیٹھے چند لمحوں میں ٹیلی فون، SMS اور ای میل کے ذریعہ OK ٹکٹ حاصل کریں۔ مزید معلومات کے لئے ہم سے رابطہ کریں۔

Liaqat Ali Shamsi & Afzal

Tel: 0611-4504569 Fax: 0611-4504573 Mob: 0170-6565946
E-mail: jmafzal@gmail.com Web: www.f-tur.de
Address: First Minute Reiseburo, Rheinstr.17,
65185 Wiesbaden (Germany)

جاتا‘‘۔یعنی ان نبیوں کی سچائی ہم پہ مشتبہ ہوتی واضح نہ ہوتی، شک میں رہتے۔’’کیونکہ صرف قصوں سے کوئی حقیقت حاصل نہیں ہوسکتی۔اور ممکن ہے کہ وہ قصے صحیح نہ ہوں اور ممکن ہے کہ وہ تمام معجزات جو ان کی طرف منسوب کئے گئے ہیں وہ سب مبالغات ہوں۔کیونکہ اب ان کا نام ونشان نہیں ہے بلکہ ان گزشتہ کتابوں سے خدا کا پتہ بھی نہیں لگتا اور یقیناً سمجھ نہیں سکتے کہ خدا بھی انسان سے ہمکلام ہوتا ہے۔لیکن آنحضرت ﷺ کے ظہور سے یہ سب قصے حقیقت کے رنگ میں آ گئے۔اب نہ ہم قال کے طور پر بلکہ حال کے طور پر اس بات کو خوب سمجھتے ہیں‘‘۔یعنی صرف باتیں ہی نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں یہ سمجھتے ہیں، واضح ہو گیا ہے ۔عملاً دیکھ لیا ہے۔’’کہ مکالمہ الٰہیہ کیا چیز ہوتا ہے۔‘‘ کہ اللہ تعالیٰ سے جو بات ہے، اللہ تعالیٰ سنتا ہے اور سناتا ہے وہ کیا چیز ہے’’اور خدا کے نشان کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس طرح دعائیں قبول ہو جاتی ہیں اور یہ سب کچھ ہم نے آنحضرت ﷺ کی پیروی سے پایا اور جو کچھ قصوں کے طور پر غیر قومیں بیان کرتی ہیں وہ سب کچھ ہم نے دیکھ لیا۔پس ہم نے ایک ایسے نبی کا دامن پکڑا ہے جو خدا نما ہے۔کسی نے شعر یہ بہت ہی اچھا کہا ہے۔

محمدؐ عربی بادشاہ ہر دو سرا
کرے ہے روحِ قدس جس کے در کی دربانی
اسے خدا تو نہیں کہہ سکوں پہ کہتا ہوں
کہ اس کی مرتبہ دانی میں ہے خدا دانی

ہم کس زبان سے خدا کا شکر کریں جس نے ایسے نبی کی پیروی ہمیں نصیب کی جو سعیدوں کی ارواح کے لئے آفتاب ہے جیسے اجسام کے لئے سورج‘‘۔روح کے لئے اس کی اسی طرح اہمیت ہے، وہ سورج کی روشنی دیتا ہے جس طرح جسم کی پرورش کے لئے اللہ تعالیٰ نے سورج کو بنایا ہوا ہے۔’’وہ اندھیرے کے وقت میں ظاہر ہوا اور دنیا کو اپنی روشنی سے روشن کر دیا۔وہ نہ تھکا، نہ ماندہ ہوا جب تک کہ عرب کے تمام حصے کو شرک سے پاک نہ کر دیا۔وہ اپنی سچائی کی آپ دلیل ہے، کیونکہ اس کا نور ہر ایک زمانہ میں موجود ہے اور اس کی سچی پیروی انسان کو یوں پاک کرتی ہے کہ جیسا ایک صاف اور شفاف دریا کا پانی میلے کپڑے کو۔کون صدق دل سے ہمارے پاس آیا جس نے اس نور کا مشاہدہ نہ کیا اور کس نے صحت نیت سے اس دروازہ کو کھٹکھٹایا جو اس کے لئے کھولا نہ گیا۔لیکن افسوس کہ اکثر انسانوں کی یہی عادت ہے کہ وہ سفلی زندگی کو پسند کر لیتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ نور ان کے اندر داخل ہو‘‘۔

(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23صفحہ301-303)

پس آج ہمیں آنحضرت ﷺ نے جہاں پرانے انبیاء کے مقام سے بھی روشن کروایا ہے وہاں یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ہمیشہ کی زندگی پانے والے اور ہمیشہ زندہ رہنے والی تعلیم اور شریعت آپ ﷺ کی ہی ہے جن کی قوت قدسی کا فیضان آج بھی جاری ہے اور آپؐ کے عاشق صادق نے آج اسی قوت قدسی سے حصہ پا کر ہمیں وہ راستے دکھائے ہیں جن پر چل کر ہمیں خدائے واحد و یگانہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے مقام اور قرآن کریم کے مقام کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:’’خاتم النبیّین کا لفظ جو آنحضرت ﷺ پر بولا گیا ہے بجائے خود چاہتا ہے اور بالطبع اسی لفظ میں یہ رکھا گیا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی ہے وہ بھی خاتم الکتب ہو اور سارے کمالات اس میں موجود ہوں‘‘۔وہ ایسی کتاب ہے جس کے اندر ساری دنیا کے کمالات موجود ہیں، تمام دنیا کا علم اس میں موجود ہے اور یہی اس کی خاتم ہونے کی نشانی ہے’’اور حقیقت میں وہ کمالات اس میں موجود ہیں۔کیونکہ کلام الٰہی کے نزول کا عام قاعدہ اور اصول یہ ہے کہ جس قدر قوت قدسی اور کمال باطنی اس شخص کا ہوتا ہے، اسی قدر قوت اور شوکت اس کلام کی ہوتی ہے۔آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور کمال باطنی چونکہ اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ کا تھا جس سے بڑھ کر کسی انسان کا نہ کبھی ہوا اور نہ آئندہ ہوگا، اس لئے قرآن شریف بھی تمام پہلی کتابوں اور صحائف سے اس اعلیٰ مقام اور مرتبے پر واقع ہوا ہے، جہاں تک کوئی دوسرا کلام نہیں

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

پہنچا۔کیونکہ آنحضرت ﷺ کی استعداد اور قوت قدسی سب سے بڑھی ہوئی تھی اور تمام مقامات کمال آپؐ پر ختم ہو چکے تھے اور آپؐ انتہائی نقطہ پر پہنچے ہوئے تھے۔اس مقام پر قرآن شریف جو آپؐ پر نازل ہوا کمال کو پہنچا ہوا ہے اور جیسے نبوت کے کمالات آپ پر ختم ہو گئے اسی طرح پر اعجاز کلام کے کمالات قرآن شریف پر ختم ہو گئے‘‘۔یعنی اللہ تعالیٰ کے کلام کے جو معجزات ہیں وہ قرآن شریف پر ختم ہو گئے۔اس کے بعد اب اس سے بڑھ کر کوئی معجزہ دکھانے والی۔یا ان کے بارے میں بتانے والی کتاب نہیں ہے۔اور نہ علم سے پُر۔پھر فرماتے ہیں:’’آپ خاتم النبیّین ٹھہرے اور آپ کی کتاب خاتم الکتب ٹھہری۔جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہوسکتے ہیں ان سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 26جدید ایڈیشن)

پھر آنحضرت ﷺ کے مقام اور تاثیر قدسی کے بارے میں آج کل کے مولویوں کے خیالات کا ردّ کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ:’’اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ میں آج کل کے مولویوں کا ردّ ہے جو یہ مانتے ہیں کہ سب روحانی فیوض اور برکات ختم ہو گئے ہیں اور کسی کی محنت اور مجاہدہ کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کر سکتا۔اور ان برکات اور ثمرات سے حصہ نہیں ملتا جو پہلے منعم علیہ گروہ کو ملتا ہے۔یہ لوگ قرآن شریف کے فیوض کو اب گویا بے اثر مانتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کی تاثیرات قدسی کے قائل نہیں۔کیونکہ اگر اب ایک بھی آدمی اس قسم کا نہیں ہوسکتا جو منعم علیہ گروہ کے رنگ میں رنگین ہو سکے تو پھر اس دعا کے مانگنے سے فائدہ کیا ہوا۔مگر نہیں یہ ان لوگوں کی غلطی اور سخت غلطی ہے جو ایسا یقین کر بیٹھے ہیں، خدا تعالیٰ کے فیوض و برکات کا دروازہ اب بھی اسی طرح کھلا ہے لیکن وہ سارے فیوض اور برکات محض آنحضرت ﷺ کی اتباع سے ملتے ہیں اور اگر کوئی آنحضرت ﷺ کی اتباع کے بغیر یہ دعویٰ کرے کہ وہ روحانی برکات اور سماوی انوار سے حصہ پاتا ہے تو ایسا شخص جھوٹا اور کذّاب ہے۔...........‘‘

پھر آپؑ فرماتے ہیں:’’...........یہ جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو فرمایا اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ(الکوثر: 2) یہ اس وقت کی بات ہے کہ ایک کافر نے کہا کہ آپ کی اولاد نہیں ہے۔معلوم نہیں اس نے اَبْتَر کا لفظ بولا تھا جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ (الکوثر:4)۔تیرا دشمن ہی بے اولاد رہے گا۔روحانی طور پر لوگ آئیں گے وہ آپؐ ہی کی اولاد سمجھے جائیں گے اور آپؐ کے علوم و برکات کے وارث ہوں گے اور اس سے حصہ پائیں گے۔اس آیت کو مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ(الاحزاب:41) کے ساتھ ملا کر پڑھو تو حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔اگر آنحضرت ﷺ کی روحانی اولاد بھی نہیں تھی پھر معاذ اللہ آپؐ ابتر ٹھہرتے ہیں۔جو آپ کے اعداء کے لئے ہے‘‘۔آپ کے دشمنوں کے لئے۔’’اور اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ(الکوثر:2) سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو روحانی اولاد کثیر دی گئی ہے۔پس اگر ہم یہ اعتقاد نہ رکھیں کہ کثرت کے ساتھ آپ کی روحانی اولاد ہوئی ہے تو اس پیشگوئی کے بھی منکر ٹھہریں گے۔اس لئے ہر حالت میں ایک سچے مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا اور ماننا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ کی تاثیرات قدسی ابدالآباد کے لئے ویسی ہی ہیں‘‘، ہمیشہ کے لئے ہیں۔’’جیسی تیرہ سو برس پہلے تھیں۔ چنانچہ ان تاثیرات کے ثبوت کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے یہ سلسلہ قائم کیا ہے‘‘۔یعنی جماعت احمدیہ کا سلسلہ قائم کیا ہے’’اور اب وہی آیات و برکات ظاہر ہو رہے ہیں جو اس وقت ہو رہے تھے‘‘۔

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 38-39 جدید ایڈیشن)

کاش کہ یہ مخالفین عقل کریں اور سمجھیں کہ اسلام کی خدمت ،قرآن کی خدمت اور آنحضرت ﷺ سے عشق و محبت کا دعویٰ تبھی سچ ثابت ہوگا جب مسیح و مہدی اور روح القدس سے تائید یافتہ کی جماعت میں شامل ہوں گے۔ان کو کچھ خوف کرنا چاہئے۔آج کل پھر مخالفت میں، خاص طور پر مسلمان ملکوں میں اور دوسرے ملکوں میں بھی بعض جگہ جہاں ان کا زور چلتا ہے خوب مخالفت میں بڑھے ہوئے ہیں، بجائے اس کے کہ لوگوں کے، عوام کے، کم علم لوگوں کے جذبات کو انگیخت کریں جس سے معاشرے میں نفرتوں کے بیج کے علاوہ کچھ نہیں بو رہے۔وہ جو امن قائم کرنے کے لئے آیا تھا، جس نے روح القدس سے حصہ پاتے ہوئے جانوروں کو انسان بنایا تھا یہ دوبارہ اس کی طرف منسوب ہوتے ہوئے انسانوں کو جانور بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ان کو چاہئے کہ مسیح و مہدی کو مان کر اس عظیم شارع نبی جو خاتم النبیّین بھی ہے کہ قوت قدسی سے فیض اٹھائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:’’اگرچہ مجھے افسوس ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق اور اعجاز اب نہیں ہیں، پیچھے ہی رہ گئے ہیں‘‘، یعنی وہ معجزے اور غیر معمولی باتیں جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے وہ اب نہیں رہے۔’’مگر یہ ان کی بدقسمتی اور محرومی ہے۔وہ خود چونکہ ان کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت ﷺ کی سچی اور کامل

اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان پر حملہ کرتے ہیں"۔ختم نبوت کے جو نعرے لگاتے ہیں۔فرمایا:"یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔ خداتعالیٰ نے اس وقت جبکہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے مجھے بھیجا ہے تاکہ مَیں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اورخوارق ہر زمانے میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں"۔فرمایا:" اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کومشاہدہ کیا ہے اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات وفیوض سے حصہ پایا ہے اور یہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ایسا بیّن اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا جو میں دکھا سکتا ہوں۔جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے اسی طرح انبیاء عَلَیْہِمُ السَّلَام سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھ کر کرنے والا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ526تا 527جدید ایڈیشن)

پس آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی کا فیض آج بھی جاری ہے اس زمانے میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ روح القدس کی تائیدات کے نظارے ہم دیکھتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی اور زندہ اور قدوس خدا کے جلوے ہیں جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ اَنَا اللّٰہُ ذُوالْمِنَنْ اِنِّیْ مَعَ الرَّسُوْلِ اَقُوْمُ یعنی مَیں اللہ بہت احسان کرنے والا ہوں مَیں یقیناً اپنے رسول کی مدد کے لئے کھڑا ہوں گا۔پس یہ سلوک اللہ تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت کے ساتھ آج بھی چل رہا ہے۔روح القدس کے ساتھ تائیدات کا فیض آج بھی جاری ہے۔اللہ تعالیٰ کے یہی سلوک ہیں جس نے آخرین کو اوّلین کے ساتھ ملایا ہوا ہے جو روح القدس کے اس جاری چشمے سے اس زمانے میں بھی اعمال صالحہ بجالانے والے مومنین کو سیراب کرتا ہے، جو اپنی قدوسیت کے جلووں سے اس زمانے کے لوگوں کو بھی فیض پہنچاتا ہے۔اس زمانے میں بھی آنحضرت ﷺ کے جاری فیض سے خداتعالیٰ آپؐ کے عاشق صادق کی جماعت کو فیضیاب کر رہا ہے جس کے نظارے انفرادی طور پر بھی اور اجتماعی طور پر بھی ہم دیکھتے ہیں۔ہر احمدی بلکہ مَیں کہوں گا کہ بعض غیروں نے بھی ایک بار پھر، چند سال پہلے دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے مومنین کے دلوں کو پاک کرتے ہوئے اپنے پاک نبی ﷺ جو سب سے زیادہ روح القدس سے فیض یافتہ ہیں کی سچائی ثابت کرنے کے لئے آپ کے ایک ایک لفظ کو پورا کرتے ہوئے[آپ کے غلام صادق کے الفاظ کو سچ کر دکھاتے ہوئے[قدرت ثانیہ کی برکت سے حصہ دینے کے لئے مومنین کے دلوں کو صرف اور صرف ایک دعا اور پاک خواہش سے بھر دیا کہ اے خدا ہمیں اکیلا نہ چھوڑنا اور خلافت کے نظام کو ہم میں ہمیشہ جاری رکھنا۔ہر مومن نے اپنے دل کی عجیب کیفیت دیکھی۔وہ کیا تھی، وہ کیفیت یقیناً خدائے قدوس اور اس کے رسول ﷺ کی قوت قدسی کا اس زمانے میں اظہار تھا جس نے ان دنوں میں ہر دل کو پاک صاف کیا ہوا تھا۔بعض کو اس قدوس خدا نے رؤیا سے نواز کر دلوں کو تسلی اور دلوں کو پاک کرنے کے سامان بھی کئے۔اور پھر دنیا نے دیکھا کہ خلیفۂ وقت کے لئے لوگوں کے دلوں میں اللہ تعالیٰ نے محبت بھر دی اور خلیفۂ وقت کے دل میں بھی ہمیشہ کی طرح لوگوں کے لئے محبت بھر دی۔ایک شخص جو جماعت کی اکثریت کیا بلکہ بہت تھوڑی تعداد کو جاننے والا تھا اس کے لئے جماعت کے ہر فرد کو عزیز ترین بنا دیا۔وہ محبت کے جذبات ابھرے جو سوچے بھی نہیں جا سکتے تھے۔جماعت اور خلافت ایک وجود کی طرح ہمیشہ رہے ہیں اور رہیں گے، انشاء اللہ تعالیٰ۔

پس اس زندہ نبی آنحضرت ﷺ کے فیض ہی ہیں جو ہر آن، ہر لمحہ ہمارے ایمانوں کو بڑھاتے ہیں۔یہ نظارے جماعت انشاء اللہ تعالیٰ ہمیشہ دیکھتی رہے گی۔لیکن اس سے فیض پانے کے لئے ہمیں ہمیشہ اپنے دلوں کو اس کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق پاک صاف رکھنا ہوگا تاکہ اللہ تعالیٰ کی صفت قدوسیت سے فیض پاتے رہیں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا۔

مَیں ایک دعا کا اعلان کرنا چاہتا تھا۔مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب جو ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان اور امیر مقامی قادیان ہیں وہ گزشتہ دو دنوں سے بڑے شدید علیل ہیں، انتہائی تشویشناک حالت ہے اور دل کا ان کو بڑا شدید دورہ ہوا ہے۔ان کی حالت پر ڈاکٹرز ابھی تک فکرمند ہیں۔ان کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے، صحت سے نوازے، بڑی قربانی کرنے والے وجود ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کے
23ویں نیشنل سالانہ اجتماع کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ:سید سعید الحسن مبلغ انچارج گیمبیا)

اللہ کے فضل وکرم سے مجلس خدام الاحمدیہ گیمبیا کا23واں سالانہ اجتماع مورخہ 23 تا 25 دسمبر بروز ہفتہ اور اتوار طاہر احمدیہ سیکنڈری سکول مانسا کونکو میں نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔دسمبر میں گیمبیا کا موسم نہایت خوشگوار ہوتا ہے۔اس لئے اس موسم میں اجتماع کا پروگرام بڑا کامیاب رہتا ہے۔

اجتماع کی تیاری کا کام ہفتہ پہلے شروع کر دیا گیا تھا۔گراؤنڈ اور ہال کو خوب محنت سے سجایا ہوا تھا۔مورخہ 23/دسمبر کو اجتماع کا آغاز نماز جمعہ سے ہوا۔خطبہ جمعہ میں خاکسار نے اجتماع کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی اور بتایا کہ ہمارے اجتماعات دنیا کے میلے نہیں ہیں بلکہ ہم روحانیت کی ترقی کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں۔اور ان تین دنوں میں اللہ کی رضا کے لئے راتوں کو جاگتے ہیں اور تہجد میں اس کو یاد کرتے ہیں جو ہمارا مقصود حیات ہے۔

نماز جمعہ اور دوپہر کے کھانے کے بعد پہلا اجلاس صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت ہوا۔اس اجلاس کے مہمان خصوصی گورنر L.L.R تھے۔انہوں نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ احمدیت نے اس ملک کو اسلام کی تعلیم سے روشناس کروایا ہے اور دنیا کے علوم سے بھی آگاہ کروایا۔انہوں نے مزید کہا کہ انہیں فخر ہے کہ وہ ایک احمدیہ سکول کے فارغ التحصیل ہیں۔انہوں نے نصرت سیکنڈری سکول میں تعلیم حاصل کرنے کو ماضی کی حسین یاد قرار دیا اور ماضی کے پرنسپل مکرم محمود اقبال صاحب کا ذکر انتہائی عقیدت واحترام سے کیا اور کہا کہ آج وہ جس مقام پر ہیں اس میں ان کا سب سے نمایاں کردار تھا۔آخر پر انہوں نے اجتماع میں بلانے پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ وہ یہاں آکر روحانی خوشی محسوس کر رہے ہیں۔

خاکسار سے مکرم گورنر صاحب نے استفسار کیا کہ آج کل آپ کا سالانہ جلسہ کہاں ہوتا ہے۔خاکسار نے بتایا چونکہ حضور کو پاکستان کے حالات کی وجہ سے ہجرت کرنا پڑی تھی اس لئے اب ربوہ کی بجائے لندن میں جلسہ سالانہ ہوتا ہے۔مکرم گورنر صاحب نے بتایا کہ وہ ہجرت سے واقف ہیں کیونکہ ان دنوں وہ احمدیہ نصرت سکول میں طالب علم تھے اور انہوں نے ضیاء الحق کے خود ساختہ اسلامک آرڈیننس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کئی خط لکھے تھے۔جب خاکسار نے بتایا کہ اب لندن میں، مغربی یورپ کی سب سے بڑی مسجد بنانے کی توفیق جماعت کو ملی ہے اور اب جلسہ سالانہ کے لئے ایک بہت بڑی جگہ حدیقۃ المہدی کے نام سے لی ہے تو گورنر بڑے خوش ہوئے۔انہوں نے مزید بتایا کہ گو وہ احمدی نہیں ہیں لیکن خلفاء کا بہت احترام کرتے ہیں یہی وجہ تھی کہ خلیفہ ثالثؒ اور خلیفہ رابعؒ کا استقبال کرنے والوں میں وہ بھی شامل تھے۔گو اس وقت وہ طالب علم تھے۔

مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے افتتاحی خطاب میں خدام کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتایا کہ خدام کو حضرت مصلح موعودؓ نے ریڑھ کی ہڈی قرار دیا ہے۔اس لئے اجتماع کو اس رنگ میں منایا جائے کہ ہم احمدیت کی خدمت کر سکیں اور وہ انقلاب برپا کر سکیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کے ذریعے برپا ہونا تھا۔مکرم صدر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد تربیتی تقاریر کا آغاز ہوا۔خاکسار نے خلافت اور ہماری ذمہ داریاں، جبکہ دوسرے مقررین نے نظام وصیت اور خدام کی ذمہ داریاں پر روشنی ڈالی۔ اجتماع میں خدام کے تعلیمی اور تربیتی پرگرام نہایت دلچسپی سے سنے گئے۔تمام خدام نے علمی مقابلہ جات میں حصہ لیا۔اسی طرح ورزشی مقابلہ جات جن میں فٹبال ،اتھلیٹک وغیرہ شامل تھے۔اجتماع کے تینوں دن تہجد باجماعت کا اہتمام کیا جاتا رہا۔اسی طرح تربیتی موضوعات پر درس القران وحدیث اور ملفوظات کا سلسلہ جاری رہا۔اجتماع میں ہمسایہ ملک گنی بساؤ کا وفد بھی شامل ہوا۔اجتماع کی خبر کو نیشنل ریڈیو اور اخبارات نے نمایاں طور پر شائع کیا۔اجتماع کی حاضری پانچ سو سے زائد تھی۔

قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع میں شامل ہونے والوں کو دائمی برکات سے نوازے اور ان مساعی کے نیک ثمرات عطا فرمائے۔

حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی سیرت وسوانح کے لئے مواد درکار ہے

مکرم مرزا نثار احمد صاحب 6،سول لائن سرگودھا تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کا ارادہ اپنے والد حضرت مرزا عبدالحق صاحب کی سیرت وسوانح کے متعلق ایک کتاب لکھنے کا ہے۔حضرت والد صاحب کا اپنی 106 سالہ نہایت فعال اور بہت بابرکت زندگی میں بیشمار احباب کے ساتھ نہایت محبت وشفقت کا تعلق رہا جو پاکستان اور بہت سے بیرونی ممالک پر محیط تھا۔ان سب دوستوں اور بہنوں سے خصوصی درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر وہ حضرت والد صاحب کے ساتھ تعلق رکھنے والے واقعات، تاثرات اور خوابوں وغیرہ سے ہمیں مطلع فرمائیں۔نیز اہم مواقع کی تصاویر بھی ارسال کریں۔واقعات کے سن وماہ کا تعین ضرور فرمائیں۔خاکسار کی اس درخواست میں میرے دوسرے بہن بھائی بھی شامل ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ یوگنڈا کے بعد

جماعت احمدیہ یوگنڈا پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے افضال و برکات

(عنایت اللہ زاھد۔ امیر ومشنری انچارج یوگنڈا)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مئی 2005ء میں یوگنڈا کا دورہ فرمایا جس سے بفضلہٖ تعالیٰ جماعت یوگنڈا کو نئی روحانی زندگی عطا ہوئی اور اس دورہ کے نتیجہ میں بے شمار ترقیاتی کام ہوئے اور ابھی تک جاری ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دورہ کے دوران ازراہ شفقت بہت سے ترقیاتی منصوبوں کی اجازت مرحمت فرمائی تھی جن میں سے کچھ ایسے تھے جن کا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا اور کچھ کا تعلق براہ راست حکومتی اداروں اور عامۃ الناس کی فلاح و بہبود کے ساتھ تھا۔ حضور انور کے دورہ کے بعد خاکسار وزیر برائے انرجی سے ملا اور حضور انور کے دورہ کے دوران حکومت یوگنڈا کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اس پر اس نے کہا کہ اکثر لیڈر یہاں باہر سے آتے ہیں اور بہت سے وعدے کر کے چلے جاتے ہیں اور پھر پلٹ کر نہیں دیکھتے ایسا نہ ہو کہ آپ کے لیڈر کے کئے گئے وعدوں کا بھی ایسا ہی حال ہو۔ اس پر خاکسار نے مرکز سلسلہ سے رابطہ کیا اور ان تمام وعدہ جات کو جو حضور انور نے اپنے دورہ کے دوران فرمائے تھے اور ان کا تعلق کسی طرح حکومت یا پبلک سے تھا مرکز کی اجازت سے پہلے مرحلہ میں پورا کرنے کا پروگرام بنایا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے مَیں فخر اور خوشی سے علی الاعلان اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ وہ تمام وعدے جو حضور انور ایدہ اللہ نے کئے تھے خواہ وہ جماعت یا حکومتی سطح پر یا پبلک سے متعلق تھے پورے ہو چکے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔ اب مَیں ان ترقیاتی کاموں کی کسی قدر تفصیل بیان کرتا ہوں۔

(1) بشیر ہائی سکول:

حضور انور کی صدر مملکت سے ملاقات کے دوران صدر مملکت نے درخواست کی تھی کہ آپ کا ایک ہائی سکول تھا جو بہت کامیاب تھا۔ ابتدائی سکولوں میں اس کا بڑا نام ہے۔ اس کو دوبارہ کیوں شروع نہیں کرتے۔ اس پر حضور انور نے وعدہ فرمایا کہ اس کو انشاء اللہ دوبارہ شروع کریں گے۔ چنانچہ فروری 2006ء سے خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ ہائی سکول دوبارہ شروع ہو گیا ہے۔ الحمدللہ۔

(2) چپالے پرائمری سکول:

اپنے دورہ کے دوران حضور انور مسا کا زون کے دور دراز علاقہ چپالے تشریف لے گئے اور وہاں پر احمدیہ پرائمری سکول چپالے کی عمارت مع سٹاف کوارٹرز کی مرمت اور دو نئے کلاس روم بنوانے کا ارشاد فرمایا نیز مشن ہاؤس بنانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ خدا کے فضل و کرم سے چپالے سکول جس میں چھ سو سے زائد بچے ہیں مکمل طور پر مرمت ہو گیا ہے اور دو نئے کلاس رومز بن گئے ہیں اور بہت خوبصورت مشن ہاؤس مع تمام سہولیات کے تیار ہو چکا ہے۔ اور ان سب چیزوں کا باقاعدہ افتتاح بھی علاقہ کے سرکاری نمائندوں کی موجودگی میں ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔

(3) زرعی امدادی پروگرام:

حضور انور نے اپنے دورہ کے دوران بفضل تعالیٰ کاشتکاروں کی مدد کے لئے ایک امدادی پروگرام بھی منظور فرمایا جس میں 100 کاشتکاروں کو بہترین بیج اور کھاد وغیرہ کی فراہمی کا پروگرام تھا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے حسب ہدایت حضور انور خاکسار نے 50 کسانوں کو پہلے مرحلہ میں وہ بیج اور کھاد سرکاری نمائندوں اور میڈیا کی موجودگی میں ایک تقریب میں جو جنجہ زونل ہیڈکوارٹر میں منعقد کی گئی، تقسیم کئے گئے۔ الحمدللہ۔

(4) تعلیمی وظائف:

حضور انور نے صدر مملکت سے ملاقات کے دوران بلاتفریق مذہب و ملت تعلیمی میدان میں نمایاں کارکردگی دکھانے والے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے وظائف دینے کا اعلان فرمایا جس کے مطابق خدا کے فضل سے پچھلے دو سالوں میں 50 سے زائد بچوں کو اعلیٰ تعلیم کے لئے ساٹھ ملین یوگنڈن شلنگ سے زائد رقم بطور وظیفہ دی جا چکی ہے اور ان میں سے اکثریت غیر مسلم بچوں کی ہے جنہوں نے اس سکیم سے استفادہ کیا ہے۔

(5) امبیکو پرائمری سکول:

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ بھی احمدیہ پرائمری سکول ہے جس میں سات سو کے قریب بچے زیر تعلیم ہیں۔ اس جگہ کا دورہ بھی حضور انور نے فرمایا اور سارے سکول بلاک کی مرمت، نیا ایڈمنسٹریشن بلاک اور دو نئے کلاس روم بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ اللہ کے فضل سے یہ کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔ الحمدللہ۔

(6) بلُو سکول میں کلاس روم بلاک :

وزیر تعلیم صاحبہ کی درخواست پر حضور انور نے بلُو نامی سکول جہاں 600 بچے زیر تعلیم ہیں اور اکثریت مسلمانوں کی ہے نیا کلاس روم بلاک بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ چنانچہ خدا کے فضل سے وزیر تعلیم صاحبہ نے خود خاکسار کے ساتھ جا کر اس کا سنگ بنیاد رکھا اور پھر مکمل ہونے پر افتتاح بھی کیا جس کو یوگنڈا ٹی وی اور ریڈیو نے نشر کیا۔

(7) امبالے احمدیہ مسلم ہسپتال میں میٹرنٹی وارڈ کی تعمیر:

حضور انور نے اپنے دورہ کے دوران احمدیہ مسلم ہسپتال امبالے میں ازراہ شفقت میٹرنٹی وارڈ کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً سو ملین شلنگز کے خرچ سے یہ وارڈ مکمل ہو گیا ہے۔ اور اس کے افتتاح کی تیاری کر رہے ہیں۔

(8) سیٹا میں نومبائعین تربیت سنٹر:

یہ ہمارے نیشنل ہیڈکوارٹر کمپالا سے 9 میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں ہماری سات ایکڑ زمین ہے۔ اس جگہ حضور انور نے ازراہ شفقت نیشنل تربیت سنٹر برائے نومبائعین بنانے کی اجازت فرمائی تھی۔ چنانچہ اس سارے رقبہ کا مکمل فینس کروایا گیا اور وہاں پر موجود مشن ہاؤس اور پرائمری سکول کی عمارت کی مرمت کروائی گئی۔ نیز وہاں تربیتی کلاسز شروع کی گئیں۔ دوران سال نومبائعین، واقفین نو، لجنہ، ناصرات، خدام اور اطفال کی تربیتی کلاسز منعقد کی گئیں۔ اب اس جگہ کو جلسہ سالانہ کے لئے بھی تیار کر رہے ہیں۔ چونکہ نیشنل ہیڈکوارٹر میں اس کے لئے جگہ کم پڑ گئی ہے لہذا اس جگہ ایک بڑی مسجد کی تعمیر شروع کروانے والے ہیں اور ساری جگہ پر درخت اور پھول لگوا کر باقاعدہ پلاننگ کر کے تربیتی پروگرام اور جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کرنے کے لئے کام جاری ہے۔

(9) قرآن کریم کا لوگنڈا میں ترجمہ:

اس کام کو مکمل کروا کے مرکز بھجوا دیا گیا ہے اور خدا کے فضل سے اس کو پرنٹنگ کے لئے تیار کرنے کی غرض سے تین مبلغین مرکز جا چکے ہیں۔ الحمدللہ۔

(10) دس نئی مساجد کی تعمیر:

حضور انور ایدہ اللہ نے اپنے دورہ کے دوران دس نئی مساجد بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ چنانچہ ان میں سے سات مساجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے بن چکی ہیں۔ الحمدللہ۔

(11) زیر تعمیر مساجد کی تکمیل:

حضور انور نے اپنے دورہ کے دوران امبالے زون میں 12 مساجد جو کہ بہت لمبے عرصہ سے مقامی احباب اپنی مدد آپ کے تحت تعمیر کروا رہے تھے مگر فنڈز کی کمی کی وجہ سے نامکمل تھیں کو مکمل کروانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے چار مساجد مکمل ہو چکی ہیں۔

(12) مشن ہاؤسز کی تعمیر:

چپالے اور امبیکو دونوں جگہوں پر مرکزی مبلغین کے لئے نئے مشن ہاؤسز تعمیر ہوئے اور کسامبیرا اور ربوہ فارم پر دونوں جگہ مشن ہاؤسز کی مکمل مرمت اور سیلنگ وغیرہ کروائی گئی اور پانی کا انتظام کیا گیا۔

(13) ربوہ فارم:

ایک ہزار ایکڑ پر مشتمل زرعی فارم ''ربوہ'' پر ایک زیر تعمیر مسجد مکمل کروا کے افتتاح کیا گیا اور مشن ہاؤس کو مکمل طور پر مرمت کروایا گیا اور ایک کرال شروع کیا گیا۔ آم اور کیلوں کا باغ بھی لگوایا گیا اور ڈیم بنوانے کے لئے کوشش جاری ہے۔ بارشوں کے رکنے کا انتظار ہے۔

(14) ہیومینٹی فرسٹ کی رجسٹریشن:

حضور انور کی دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوگنڈا میں ہیومینٹی فرسٹ کی رجسٹریشن کروا لی گئی ہے۔ ہیومینٹی فرسٹ کے نیشنل ہیڈکوارٹر کے لئے ہائی وے پر دس ایکڑ زمین حاصل کی گئی جو کہ امبالے سے 25 کلومیٹر دور ہے وہاں پر آئی ٹی سینٹر کھولنے کے لئے کمپیوٹر اور دیگر سامان UK سے لایا جا چکا ہے۔ الحمدللہ۔

(15) ایک وزیر کی جلسہ UK میں شرکت:

حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے وزیر انچارج برائے صدارتی امور کو جلسہ سالانہ یوکے 2006ء کے موقع پر لندن بھجوایا گیا۔

(16) جلسہ سالانہ قادیان 2005ء:

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء میں یوگنڈا سے چار مبلغین کو بھجوایا گیا۔

(17) جلسہ سالانہ UK:

جلسہ سالانہ یوکے 2006ء کے موقع پر یوگنڈا سے دو مبلغین کو بھجوایا گیا۔

(18) نئی گاڑیاں اور موٹر سائیکلز:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ کے دوران ازراہ شفقت چار کاریں اور دس موٹر سائیکلز خریدنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ گورنمنٹ سے ڈیوٹی فری کروانے کی کوشش جاری ہے۔ اس کے بعد مذکورہ بالا گاڑیاں اور موٹر سائیکلز خرید لئے جائیں گے۔

(19) معلّمین کے لئے سائیکلز:

ایک احمدی دوست نے اپنے طور پر 20 نئے سائیکلز خرید کر معلمین کے لئے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

(20) نئی مساجد کی تعمیر:

جولائی 2008ء تک انشاء اللہ جماعت یوگنڈا نے مقامی طور پر نومبائعین کے لئے 8 نئی مساجد بنوانے کا وعدہ کیا ہے۔ جو اب زیر تعمیر ہیں۔

(21) کمپالا مسجد کی توسیع:

حضور انور نے ازراہ شفقت کمپالا میں مرکزی مسجد کی دو مزید منزلیں بنوانے کی اجازت مرحمت فرمائی ہے۔ دوسری منزل دفاتر اور مہمان خانہ اور تیسری منزل پر صد سالہ جوبلی ہال تعمیر ہوگا۔ یہ فیصلہ جگہ کی قلت کی وجہ سے کیا ہے۔ موجودہ جگہ نمازیوں کے لئے کافی نہیں رہی۔

(22) مرکزی مبلغین کا ریفریشر کورس:

تین یوگنڈن مرکزی مبلغین کو برائے ریفریشر کورس مرکز سلسلہ بھجوایا گیا۔

(23) معلّمین کلاس یوگنڈا:

یوگنڈا میں مقامی طور پر معلمین تیار کرنے کی ایک کلاس بہت لمبے عرصہ سے جاری ہے۔ اس میں شامل ہونے کے لئے او لیول کا معیار قائم کر دیا گیا ہے۔ امسال حضور انور کی اجازت سے دو طلباء کو جامعہ احمدیہ گھانا بھجوایا گیا اور ہر سال بھجواتے رہیں گے۔ انشاء اللہ۔

(24) مبلغین کا علاج:

حضور انور ایدہ اللہ کی اجازت سے مکرم حافظ الیاس کساوے صاحب کی اہلیہ (ہمراہ حافظ الیاس کساوے صاحب) کو علاج کے لئے انڈیا بھجوایا گیا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شامل ہوئے اور علاج کے بعد خیریت سے واپسی ہو چکی ہے۔ الحمدللہ۔ نیز معلم محمد موانگا صاحب کو ان کے بیٹے کے دل کے آپریشن کے لئے بیٹے کے ساتھ انڈیا بھجوایا گیا۔ آپریشن کے بعد قادیان کی زیارت بھی کروائی گئی۔ دونوں اب بخیریت وطن واپس پہنچ چکے ہیں۔

باقی صفحہ نمبر 13 پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت بابو وزیر خان صاحب اوورسیئر رضی اللہ عنہ

(صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیدائش 1867ء - بیعت 1892ء - وفات 1941ء)

(غلام مصباح بلوچ۔ ربوہ)

حضرت بابو وزیر خان صاحب ولد میاں لال محمد خان صاحب قوم افغان غوری اصل میں بلب گڑھ ضلع دہلی کے رہنے والے تھے۔آپ 16 محرم الحرام مطابق 21 مئی 1867ء بروز منگل بلب گڑھ میں پیدا ہوئے، تعلیم حاصل کرنے کے بعد ناگہل علاقہ منی پور ریاست آسام میں بسلسلہ ملازمت سب اوورسیئر متعین ہوئے۔

قبول احمدیت

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا تعارف آپ کو ابتدا ہی میں بلب گڑھ میں ہو گیا تھا، چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

’’....ایک استاد حافظ امیر علی صاحب مرحوم کے پاس حضور کے الہامات کے اشتہار پہلے سے جایا کرتے تھے۔کسی نے مجھ سے کہا کہ مرزا صاحب کو الہام ہوتے ہیں۔مَیں نے عرض کیا کہ خدا کی دَین ہے جس کو اللہ تعالیٰ چاہے قبول کرے۔انہی دنوں میں لیکھرام نے تکذیب براہین احمدیہ لکھی تھی اور آریہ لوگ ہماری بستی میں تھے، بہت بحث مباحثے ہوتے تھے اس لحاظ سے بھی حضرت صاحب کی شناسائی تھی اور ان کے اعتراضات نعوذ باللہ وَ وَجَدَکَ ضَالًّا فَھَدٰی وغیرہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت تھے۔ان کا جواب حضرت صاحب نے اس زمانے میں دیا تھا کہ ضال کے معنے گمراہ کے نہیں ہیں بلکہ عاشق لِوَجہ اللہ کے ہیں، ان سے اور بھی شوق پیدا ہوا۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 11 صفحہ 181)

اس کے بعد جب آپ منی پور صوبہ آسام میں اوورسیئر متعین ہوئے تو وہاں آپ کی ملاقات حضرت سردار خان صاحب (بیعت 26 اپریل 1892ء بذریعہ خط) سے ہوئی جنہوں نے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ’’نشانِ آسمانی‘‘ دی، اس نے آپ پر وہ اثر کیا کہ حضرت صاحب کی صداقت آپ پر کھل گئی لیکن ابھی آپ نے بیعت نہ کی۔اس کے کچھ عرصہ بعد ہی آپ کی ملاقات حضرت مولوی غلام امام صاحب رضی اللہ عنہ یکے از 313 صحابہ (بیعت 8 جون 1892ء) سے ہوئی۔وہیں آپ نے بھی حضرت مولوی صاحب کی معرفت اپنی بیعت کا خط لکھ دیا۔بیعت کے ساتھ 100 روپیہ منی آرڈر بھی حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجا، حضور نے بیعت قبول فرمائی۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 14 صفحہ 358-356)

حضرت بابو وزیر خان صاحبؓ نے 24 اگست 1892ء کو بذریعہ خط حضرت اقدس کی بیعت کی توفیق پائی اور اس سے اگلے سال 1893ء میں قادیان آکر حضور کی زیارت سے مشرف ہوئے۔

اہلی زندگی

1896ء میں آپ نے منی پور میں ایک عورت سے شادی کی جو ہندوؤں سے مسلمان ہوئی تھیں ان کا نام ظہور النساء رکھا گیا، حضرت مولوی غلام امام صاحبؓ نے نکاح پڑھایا، بعدہٗ وہ آپ کے ساتھ بلب گڑھ آگئیں ان سے آپ کا ایک بیٹا مسمّٰی عبدالحئی پیدا ہوا لیکن بچپن میں فوت ہو کر وہیں دفن ہوا۔حضرت ظہور النساء صاحبہ بعد میں آپ کے ساتھ ہی قادیان آگئیں یہاں حضرت اقدس کے گھر میں خدمت کی بھی توفیق پائی۔حضرت ظہور النساء صاحبہؓ نے 18 جولائی 1913ء کو بعمر 33 سال قادیان میں وفات پائی اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 14 صفحہ 358)

اس کے بعد آپ کی شادی محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نبی بخش صاحب رضی اللہ عنہ یکے از 313 صحابہ سے ہوئی (الفضل 29 اگست 1916ء صفحہ 1) محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ 1902ء میں پیدا ہوئیں اور 23 ستمبر 1974ء کو وفات پا کر بہشتی مقبرہ ربوہ قطعہ 11 میں دفن ہوئیں۔

حضورؑ کی دعا سے مقدمہ میں بری ہونا

حضرت اقدس کی بیعت سے پہلے ہی آپ نے حضور کی قبولیتِ دعا کا نشان مشاہدہ کر لیا تھا جس کی تفصیل میں آپ فرماتے ہیں:

’’میں ناگہل علاقہ منی پور میں بصیغہ ملازمت سب اوورسیئر متعین تھا ایک مقدمہ...... میں مَیں قید ہو گیا اور منی پور میں چلا گیا گو میں ہر طرح آزاد تھا اور چھ خلاصی میرے ساتھ سرکاری کام کرتے تھے اور خاص ریذیڈنٹ کے بنگلہ پر اس کے کمرے کے سامنے بڑی چھتری لگا کر دوربین سے کام کرتا تھا مگر رہتا جیل میں تھا۔اسی زمانہ میں ایک شخص سردار خاں نامی جو اس وقت پلٹن میں ملازم تھا اور اب شاید ڈبروگڑھ آسام میں رہتا ہے، وہ احمدی تھا میرے پاس آیا اور کتاب ’’نشان آسمانی‘‘ مجھے دے گیا اس کو میں نے پڑھا اس میں لکھا تھا کہ ؎

انبیاء در اولیاء جلوہ دہند
ہر زماں آئند در رنگے دگر

اس شعر نے مجھ پر وہ اثر کیا کہ حضرت صاحب کی صداقت مجھ پر کھل گئی۔گو مَیں نے سردار خان کو لکھا کہ وہ تو مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔پھر مَیں نے حضرت اقدس کو ایک خط اپنے حالات پر مشتمل لکھا اور حضور نے اس کے جواب میں ایک کارڈ لکھا جس میں اوپر نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی لکھا ہوا تھا......اس میں حضور نے لکھا تھا کہ نماز آہستہ آہستہ پڑھا کریں اور لاحول، استغفار، درود شریف کثرت سے پڑھا کریں اور سجدہ میں جا کر یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھا کریں اور مَیں دعا کروں گا۔

وہ ایسی جگہ تھی جہاں میرے مقدمہ کی اپیل تھی، وکیل حاکم کے سامنے جا کر بحث نہیں کر سکتے تھے بلکہ مضمون لکھ کر ہی حوالہ کر دیتے تھے، شیلانگ میں وہاں میرے ایک مہربان ڈرافسمین یعنی نقشہ نویس تھے جن کی معرفت یہ اپیل کی گئی اور ایک عجیب بات ہے کہ میرے ایک بہنوئی دہلی سے چل کر شیلانگ گئے اور بابو صاحب سے ملے مگر نہ معلوم کیا واقعات ان کو پیش آئے کہ وہ بغیر روپیہ دئے اور مقدمہ ختم ہونے کے واپس چلے گئے تب مجھے بابو صاحب نے خط لکھا...... کہ روپے کی ضرورت ہے اور آپ کے بھائی بھی چلے گئے ہیں مَیں روپیہ کے بغیر کچھ نہیں کر سکتا۔مَیں نے ان کو جواب میں لکھا کہ آپ مقدمہ جاری رکھیں جس قدر روپیہ آپ کو ضروری ہو گا مَیں بھیج دوں گا۔پھر اس کے بعد حضرت صاحب کا ایک خط پہنچا جو مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کا لکھا ہوا تھا، اس میں لکھا تھا کہ حضرت صاحب نے مجھے فرمایا ہے کہ مَیں آپ کو تسلّی دوں حضور تمہارے واسطے دعا کر رہے ہیں۔23 ستمبر 1892ء کو نقشہ نویس کا خط آیا کہ ہم نے آپ کی اپیل بتوکل علی اللہ داخل کر دی ہے اس پر مَیں نے فوراً پڑھتے ہی جو میرے ساتھی تھے ان سے کہا کہ مَیں چھوٹ گیا۔اس کے بعد جس روز میں پانچ یا چھ اکتوبر کو چھوٹنے والا تھا تو خواب میں دیکھا کہ حضرت صاحب تشریف لائے ہیں اور نماز کو بہت دیر ہو گئی ہے اور شاید یہ بھی دیکھا کہ تمہاری بیڑی کاٹ دی گئی ہے، اسی صبح کو جیل کی طرف سے آدمی آیا اور کہا لاؤ اس کو کاٹ دیں آپ رہا ہو گئے یہ میرے مقدمہ کا فیصلہ پہلا تھا جس کی اپیل ہوئی اور اس شخص کا تھا جو گورنمنٹ سے حکم لے کر گیا تھا کہ مَیں جو کچھ کروں گا اس کو بدلہ نہ جائے ورنہ مَیں نہیں جاتا، اس کا نام کرنیل لکس ویل پولیٹکل ایجنٹ تھا جو گورنمنٹ آسام کے حکم سے منی پور میں لڑائی کا افسر مقرر ہو کر آیا تھا، اس روز میری رہائی پر اسے بہت افسوس ہوا اور اس مقدمہ کی وجہ سے اسی کے دوست ایک ایگزکٹو انجنیئر مسٹر مچل جو منی پور میں تھا...... کے پاس گیا تو وہ آرام سے کرسی پر لیٹا ہوا تھا کیونکہ کچھ بیمار تھا مجھے دیکھ کر کہنے لگا تم چھوٹ گیا تم چھوٹ گیا۔مَیں نے کہا ہاں! آپ نہیں جانتے کہ ہم کس کے مرید ہیں تمہارا مسیح مر گیا مگر ہمارا مسیح زندہ ہے۔اس پر اس نے کہا جاؤ اپنا کام کرو۔گویا یہ ایک نشان تھا جو حضرت صاحب کا ظاہر ہوا کہ ایسے سخت حاکم کے حکم کے خلاف اور روپیہ نہ ہونے کے باوجود اور غیر جگہ میں اجنبی ہونے کی حالت میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا کے طفیل بری کر دیا اور پھر وہیں نوکر بھی ہوا۔

مسٹر مچل کے ہاں ایک ہمارے دوست مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین ملازم تھے......مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی انہوں نے چائے پلائی اور پھر ہم وہاں رہتے رہے اور غالباً مَیں نے بیعت کا خط اسی اکتوبر کے مہینے میں مولوی صاحب کی معرفت یا بذات خود حضرت صاحب کو لکھ دیا....‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 14 صفحہ 358-356)

قادیان میں پہلی آمد

1892ء میں آپ نے بیعت کی توفیق پائی لیکن یہ بیعت تحریری تھی ابھی حضور کی زیارت کا موقع نہ پایا۔1893ء میں آپ پہلی دفعہ قادیان تشریف لائے اور حضرت صاحب کی پہلی زیارت کی۔بھارت کے دُور دراز صوبہ آسام سے قادیان آنے میں بہت وقت لگتا تھا اور بارہ دن کا پہاڑی راستہ طے کر کے آنا پڑتا تھا لیکن حضور کے دیدار کے شوق میں آپ اس طویل سفر سے نہ گھبراتے تھے۔قادیان میں اپنی پہلی آمد کے متعلق فرماتے ہیں:

’’......پہلی دفعہ جو حضرت صاحب کی زیارت ہوئی تو مسجد مبارک کے ساتھ کے چھوٹے کمرے میں وضو کر رہا تھا کہ حضرت اقدس اندر سے تشریف لائے جونہی حضور کا چہرہ دیکھا تو عقل حیران ہو گئی اور خدا کے سچے بندوں کی سی حالت دیکھ کر بے خود ہو گیا۔جمعہ کے دن میں کچھ ایسی حالت میں تھا کہ حضرت صاحب کے نزدیک کھڑے ہو کر مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھی اس وقت حضرت صاحب کی ایک توجہ ہوئی اس کے بعد مَیں بہت سخت رویا، نماز میں بھی اور نماز سے پہلے بھی، صوفیاء کے مذہب میں یہ ’’غسل‘‘ کہلاتا ہے۔عصر کے وقت جب حضور سے پھر ملاقات ہوئی تو حضور نے فرمایا کہ کیا حال ہے۔مَیں نے عرض کیا حضور اب اچھا ہو گیا ہوں۔

پہلے وقت جب ہم قادیان آئے تو اس وقت کوئی لنگر خانہ نہیں تھا حضرت صاحب کے گھر سے روٹی اور اچار آیا وہ کھایا اس وقت وہ کمرہ جس میں آجکل موٹر ہے اس میں پریس تھا مہمان بھی وہیں ٹھہر جاتے تھے مَیں وہیں ٹھہرا تھا۔بعض وقت حضرت صاحب کسی...... تصحیح کے واسطے تشریف لاتے تھے تو بعض آدمی منجیوں (چارپائیوں۔ ناقل) پر بیٹھے ہوتے تھے حضور ان کو فرماتے کہ نیچے بالکل نہ اترو اس کے بعد مَیں چلا گیا۔

پھر تھوڑے عرصہ بعد آیا تو یہاں ایک شخص سیٹھ موسیٰ عثمان گجرات کے علاقے سے جو پہلے منی پور میں ہماری جماعت کے دوست تھے یعنی ہم تین آدمی تھے مولوی غلام امام صاحب عزیز الواعظین، سیٹھ موسیٰ عثمان اور خاکسار وزیر خان، وہی شخص مجھے یہاں مل گئے اور مَیں ان کے ہمراہ پھر منی پور چلا گیا۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 11 صفحہ 179,180)

حضور سے پہلی ملاقات کی رُوداد میں آپ مزید فرماتے ہیں:

’’علاوہ اور باتوں کے ایک یہ بات ہے کہ حضور نے فرمایا وہاں کس کی پوجا کرتے ہیں؟ مَیں نے عرض کیا کہ حضور کرشن گوبند کی پوجا کرتے ہیں۔حضور نے فرمایا ہاں کرشن مصلح دین ہوئے ہیں۔

میں جس روز آیا ایک اور شخص بھی میرے ساتھ تھا جو یہاں آکر بیمار ہو گیا اور میں جو بیمار تھا تندرست ہو گیا۔پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں چند لقمے کھاتا تھا اور وہ بھی ہضم نہ ہوتے تھے مگر یہاں آکر دو روٹی ایک وقت میں کھا لیتا تھا واپس امرتسر گیا پھر وہی حالت ہو گئی۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 11 صفحہ 179)

حضور کی قبولیتِ دعا کے نشان

حضرت میاں وزیر خان صاحب نے حضور کے دیگر نشانات کے علاوہ اپنی ذات میں بھی حضور کے نشانات کو پورے ہوتے دیکھا آپ ان نشانوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’(2) دوسرا نشان حضرت صاحب کا جو میری بابت ظاہر ہوا وہ یہ تھا کہ جب میں منی پور سے بلب گڑھ آیا تو دیکھا کہ میرا چھوٹا بھائی محمد امیر خان پاگل

ہوکر دہلی کے پاگل خانہ میں داخل ہے مَیں نے اس کی بابت حضرت صاحب کو لکھا اور خود بھی دعا کرتا رہا، حضرت صاحب کی دعا کے بعد جب ہمشیرہ کلاں حمیدہ بیگم صاحبہ محمد امیر کی خبر لینے گئیں تو دعا کے کوئی آٹھ دن کا عرصہ نہیں ہوا تھا کہ اس کی حالت بالکل بدل گئی تھی اور پھر آخر ہم نے بذریعہ اپنے ایک دوست عبدالرحمٰن وٹرنری اسسٹنٹ ساکن بلب گڑھ کے ڈپٹی کمشنر دہلی کو درخواست دی کہ ہم اس کو گھر لے جا کر علاج کریں گے اور اس کی تصدیق کے لیے بابو عبدالرحمٰن صاحب کو لے کر سول سرجن کے پاس گئے اور ان سے سرٹیفکیٹ لے آئے کہ ہاں لے جاسکتے ہیں پھر ڈپٹی کمشنر کو پیش کر کے پاگل خانہ سے لے آئے گو ابھی تک وہ بالکل تندرست نہیں ہوا تھا پھر گھر پر رہ کر وہ تندرست ہوگیا اور اس کی ایک لڑکی ہوئی جس کا نام مریم بانو ہے اور وہ قادیان میں رہتی رہی ہے آج کل سامانہ (ریاست پٹیالہ) میں مدرسہ میں ملازم ہے۔

(3) تیسرا نشان یہ ہے کہ مَیں کسی وجہ سے نہ معلوم ناراضگی یا ظہور النساء کی خواہش کے مطابق اس کو لے کر اس کے وطن منی پور پہنچانے کے واسطے روانہ ہوا۔ اتفاقاً یہ وہ دن تھا جس وقت پہلے سٹرائیک ہوتی ہے جس گاڑی میں ہم سوار تھے وہ دیر سے کوئل جنکشن پہنچی اور کلکتہ کی ڈاک تیار تھی مَیں نے ظہور النساء کو مع سامان کے جلدی سے ریل میں سوار کرادیا اور جب مَیں چڑھنے لگا تو لوگوں نے دھکا دے کر نیچے اتار دیا اور گاڑی چلی گئی کتنے ہی دن تک مَیں ہر روز کوئل میں ہر ایک گاڑی دیکھتا تھا کہ کہیں سے واپس آئے یہ واقعات مَیں نے حضرت صاحب کو لکھ کر تمام حالات درج کر کے بھیج دئے۔ نہ مجھے معلوم تھا کہ وہ کہاں ہیں نہ وہ جانتی تھی کہ مَیں کدھر رہ گیا، پھر ایک ہفتہ یا اسی کے قریب گذرا کہ اس نے یعنی ظہور النساء نے ایک خط میرے مکان پر دہلی میرے بہنوئی کے پاس لکھا اور اپنا تمام پتہ لکھ دیا کیونکہ وہ جس روز مجھ سے علیحدہ ہوکر گئی سیدھی کلکتہ چلی گئی اور اس وقت تک ریل میں بیٹھی رہی کہ گاڑی خالی کر کے وہ لوگ جہاں گاڑی کی جگہ تھی وہاں لے جانے لگے وہ میرے انتظار میں رہی کہ شاید ابھی آجائے تو ریل میں سے اتر کر نیچے جاؤں، خیر پھر اس کو اتار کر سٹیشن پر بٹھا دیا گیا وہ شام تک بیٹھی رہی شام کو ایک ریلوے کا ملازم اسے اپنے گھر لے گیا وہ وہاں رہی، روز روتی رہی کہ اس کے پاس صرف ایک قرآن ہے ایک مصلّٰی ہے اور کچھ نہیں ہے اور ٹکٹ بھی دونوں میرے پاس تھے۔ ایک تار مجھے دہلی سے گیا کہ فلاں شخص کے گھر میں کلکتہ میں تمہاری بیوی ظہور النساء ہے اسے لے آؤ اور انہوں نے روپیہ گھر سے بھیج دیا۔

THOMPSON & CO SOLICITORS

Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality,
Conveyancing & Employment,
Welfare Benefits, Personal Injury,
Family & Ancillary Proceedings,,
Wills & Probate, Criminal Litigation .

Contact:

Anas A.Khan, John Thompson Solicitors

1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG

Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Mobile: 0780-3298065 Fax: 020 8871 9398

اب تعجب یہ ہے کہ جس روز میں یہاں سے یعنی کوئل سے کلکتہ کو سوار ہوا اسی روز رات کو ظہور النساء کلکتہ سے دہلی روانہ ہوگئی مگر ریلوے ملازم نے گاڑی کا نمبر وغیرہ لکھا ہوا تھا دوسرے روز کلکتہ پہنچا اور اس کو نہ پایا افسوس ہوا پھر سو گیا اور واپسی تار دیا کہ فلاں گاڑی سے ظہور النساء آرہی ہے تم اسے اتار کر مجھے واپس تار دو کہ پہنچ گئی ہے تب مَیں یہاں سے روانہ ہوں گا۔ مَیں سو رہا تھا کہ مجھے گھر کا تار ملا کہ ظہور النساء آگئی ہے چلے آؤ پھر مَیں کلکتہ سے دہلی واپس آگیا۔ یہ حضرت صاحب کی دعا کا نتیجہ تھا اس کے بعد میں ایک دفعہ جب حضرت مفتی محمد صادق صاحب سے ملا تو انھوں نے کہا کہ مَیں نے حضور سے عرض بھی کی تھی کہ اس بیچارہ کی بیوی چلی گئی ہے حضور دعا فرمائیں۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 14 صفحہ 358-360)

کتب حضرت اقدس میں ذکر

حضور علیہ السلام نے اپنی کتابوں ’’کتاب البریہ‘‘ اور ’’تحفہ قیصریہ‘‘ میں درج کردہ دو مختلف فہرستوں میں آپ کا نام بھی درج فرمایا ہے۔

دعوت الی اللہ کا شوق

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے فیض پا کر پھر اس فیض کو دنیا تک پہنچانے میں اصحاب احمدؑ نے ہر ممکن سعی کی ہے۔ حضرت وزیر خان صاحب بھی اس فریضہ میں پیچھے نہ تھے اور موقع پا کر دعوت الی اللہ شروع کر دیتے تھے۔ آپ فرماتے ہیں:

’’جس وقت ہم موسیٰ سیٹھ کے ساتھ منی پور جارہے تھے رستہ مَیں سل چڑھ کچھار کی مسجد میں جمعہ پڑھا اور بعد میں مَیں نے لوگوں سے عرض کی کہ مَیں نے کچھ کہنا ہے۔ پھر مَیں نے کہا کہ جو مہدی اور مسیح آنے والا تھا وہ آگیا ہے جس کا جی چاہے وہ ہم سے باتیں کرلیں۔ اس پر انہوں نے کہا پرسوں ہم آپ سے باتیں کریں گے۔ اتوار کے دن بہت سے آدمی جمع ہوگئے۔ موسیٰ سیٹھ مجھ سے کچھ دور فاصلہ پر بیٹھے ہوئے نماز پڑھتے رہے اور مَیں گفتگو کرتا رہا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ لوگ میرے مارنے کے لئے تیار ہوگئے ہیں تو اُٹھ کر میرے پاس آئے اور کہا کہ میاں جو کچھ تم نے کہنا تھا وہ کہہ لیا اب چلو اٹھو، بس پھر مَیں ان کے ساتھ اُٹھ کر چل پڑا اور جائے قیام پر آگیا پھر وہاں سے ان کے ساتھ منی پور آگیا تھا، اُس نے لاحول اور استغفار وغیرہ پر جو اعتراض کئے اس کی مَیں نے خوب تشریح کی تھی پھر منی پور میں ہم تینوں شخص رہتے رہے۔ اسی زمانے میں حافظ شریف شاہ جو حافظ فتح شاہ کا چھوٹا بھائی تھا جو انگہ ضلع شاہ پور کے رہنے والے ہیں اور فتح شاہ کو فوج والوں نے لڑائی کے دوران میں کوئی سفارش کرا کر وہاں جاگیر دلا دی تھی اور انہوں نے ایک مسجد بنا رکھی تھی اس میں ہم نماز پڑھا کرتے تھے جس وقت مجھے حکم ملا کہ فتح شاہ کی زمین کی پیمائش کر آؤ...... جب ہم وہاں سے واپس آئے ایک حافظ مولوی جمعہ کچھار کے رہنے والے اس مسجد میں آئے اور نماز پڑھائی اور بہت زور سے اللہ اکبر کہتے رہے اور ہم لوگوں کے ساتھ بڑا جھگڑا کیا آخر کو ہم سب نے دعا کی اور وہ جاتے ہوئے ریاست کے حکام کے ہاتھ گرفتار ہوگیا ہے۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 14 صفحہ 361)

قادیان کی طرف ہجرت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے خدام سے والہانہ محبت تھی حضور فرمایا کرتے تھے کہ ’’میری بڑی آرزو ہے کہ ایسا مکان ہو کہ چاروں طرف ہمارے احباب کے گھر ہوں اور درمیان میں میرا گھر ہو اور ہر ایک گھر میں میری ایک کھڑکی ہو کہ ہر ایک سے ہر ایک وقت واسطہ ورابطہ رہے۔‘‘

(سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام از حضرت مولانا عبد الکریم صاحب سیالکوٹیؓ)

حضور کے صحابہ بھی اسی آرزو میں مرتے تھے کہ زندگی بے اعتبار ہے اس لیے قادیان میں رہ کر حضور کے وجود باجود سے مستفیض ہونا چاہیے، حضرت وزیر خان صاحبؓ بھی اسی آرزو کے تحت قادیان میں آکر لمبا قیام کرتے، فرماتے ہیں:

’’1899ء میں مَیں نے حضرت صاحب سے عرض کی اور وہ جلسہ کے ایام تھے آپ نے فرمایا فوراً چلے جاؤ پھر ایک آدھ دن کے بعد دیکھا اور مجھے فرمایا کہ نہیں گئے آخر میں جلسہ سے پہلے ہی حکم کے موافق چلا گیا۔ 1906ء کی بات ہے مَیں یہاں رہتا تھا جس مکان میں حضرت میاں بشیر احمد صاحب رہتے ہیں بلکہ قصر خلافت کی جگہ مَیں نے خریدی تھی جب مَیں نے حضرت صاحب سے عرض کی تو کوئی نوکری کی خبر آرہی تھی حضرت صاحب نے فرمایا کہ کوئی خبر آئی ہے مَیں نے عرض کی حضور ابھی کوئی نہیں اسی کے دوسرے دن نوکری آگئی اور اس میں علاوہ تنخواہ کے پندرہ روپیہ گھوڑے کا الاؤنس بھی تھا۔ مَیں نے حضور سے عرض کی کہ یہ تنخواہ اور الاؤنس ملے گا، میر صاحب نے عرض کی کہ حضور گھوڑا تو یہ خود خرید لیں گے ہاں اس کے خرچ کا بھتہ ملا کرے گا۔

پھر اس پر مَیں نے حضرت صاحب سے پندرہ روپیہ مانگے وہ حضرت صاحب نے مجھے دے دئے۔ پھر میرا ارادہ بدل گیا اور مَیں اس نوکری پر نہ گیا بلکہ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں یہیں رہوں گا اور پھر مَیں نے یہ کہہ کر کہ حضور کو ضرورت ہے وہ پندرہ روپے واپس کر دئے۔‘‘

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 14 صفحہ 361,362)

اس کے بعد ایک موقع پر آپ کچھ وقت کے لئے نوکری کی خاطر قادیان سے باہر چلے گئے اور ستمبر 1912ء میں ہجرت کر کے مستقل طور پر قادیان آگئے آپ کی ہجرت کی خبر اخبار بدر نے دی ہے:

’’برادر وزیر خان صاحب احمدی اوورسیر وسط ہند سے تعلق ملازمت قطع کر کے قادیان آگئے ہیں۔‘‘

(بدر 19 ستمبر 1912ء صفحہ 2 کالم 2)

اس کے بعد آپ تاوفات قادیان میں رہے۔

ذکر حبیب

حضرت اقدس علیہ السلام کی پاکیزہ یادوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

(1) 1895ء یا 1896ء میں مَیں جب .... علاقہ منی پور میں کام کر رہا تھا رمضان شریف کے دن تھے ذرا روٹی کھانے میں دیر ہوگئی حضرت صاحب رؤیا میں تشریف لائے اور فرمایا وقت سحری کا ختم ہو رہا ہے مَیں نے بیوی کو کہا بہت جلد کھانا کھاؤ حضرت صاحب ابھی فرما گئے ہیں کہ وقت ختم ہو رہا ہے۔

(2) 1906ء جس وقت حقیقۃ الوحی حضور لکھ رہے تھے تو اس میں سعد اللہ لدھیانوی کی بابت لکھا تھا کہ وہ ابتر رہے گا اس پر خواجہ کمال الدین صاحب نے کچھ کہا اور پھر وہ لاہور چلا گیا دوبارہ وہاں سے جا کر مولوی محمد علی صاحب کو لمبا چوڑا خط لکھا اس میں جو کچھ درج تھا وہ مولوی صاحب نے حضرت صاحب سے عرض کیا۔ مَیں بھی موجود تھا کہ ابتر کا لفظ قانون کے خلاف ہے حضور اس کو بدل دیں یا کاٹ دیں اس پر حضرت صاحب نے فرمایا کچھ عربی تھی اور اس کے بعد اردو بھی کہ دیکھو بکھرے ہوئے بال والے اگر کچھ کہہ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے پورا کر دیتا ہے اب ہم تو لکھ چکے ہیں ہرگز نہیں کاٹیں گے اس وقت حضرت صاحب کا چہرہ ایسا چمک رہا تھا جیسے کوئی آفتاب ہو۔ پھر حضرت صاحب نے دعا شروع کی اور میں بیت الدعا سے نزدیک ہی ایک کچے مکان میں رہتا تھا جہاں اب حضرت میاں بشیر احمد صاحب کے مکان بنے ہوئے ہیں قصر خلافت اور مکان مذکورہ کے درمیان رات کو اس کمرہ یعنی بیت الدعا کی کھڑکی کی ہوا میری طرف بھی پہنچتی تھی جس کے سبب میں رات کو نہیں سوسکتا تھا، آخر دو دن کے بعد گیارہ بجے رات کو تار آیا کہ سعد اللہ مر گیا ہے نشان پورا ہوگیا اُس وقت یہ بھی طے پایا تھا کہ کوئی شخص جا کر سعد اللہ اور اس کے لڑکے کی حالت معلوم کرے چنانچہ اس کام کے لیے حضور نے مجھے تجویز فرمایا تھا مگر نہ معلوم وہ ارادہ کسی وجہ سے ملتوی ہوگیا کیونکہ وہ لڑکا نامرد ہی تھا اور آخر لاولد ہی مر گیا اور سعد اللہ کا ابتر ہونا ثابت ہوگیا۔

(3) جس وقت حضرت صاحب اربعین لکھ رہے تھے تو اس میں لَوْ تَقَوَّلَ کی بحث تھی ایک روز مغرب کے بعد عشاء سے پہلے حضرت صاحب سے مولوی محمد احسن صاحب ...... کچھ کہتے رہے کہ یہ آیت آپ کے لیے نہیں ہوسکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے۔ اس وقت جو حضرت صاحب کی حالت تھی چودھویں رات کے چاند کی طرح معلوم ہوتے تھے اور مسجد مبارک میں جو آواز حضور کی نکلتی تھی اس سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ مسجد اب گری، اب گری اور مولوی عبد الکریم صاحب دانت پیستے تھے کہ مولوی احسن صاحب چپ ہو جاویں مگر وہ باز نہ آئے پھر عشاء کا کھانا آیا اس کے بعد عشاء پڑھ کر حضرت صاحب تشریف لے گئے اور پھر حضور کو الہام ہوا اِنَّ الْھُدٰی ھُوَ الْھُدٰی پھر صبح کو مولوی محمد احسن کو بلا کر فرمایا کہ یہ الہام ہوا ہے تب وہ چپ ہوگئے اور کہنے لگے کہ حضور خدا تعالیٰ تو ہم کو بھی آپ کے ساتھ رکھتا ہے، یعنی مان گئے۔

MOT

Cars: £38 Vans: £40

Servicing, Tyres & Exhausts.

Mechanical Repairs

All Makes & Models

Rutlish Auto Care Centre

Rutlish Road

Wimbledon - London

Tel: 020 8542 3269

(4) ایک روز 1895ء یا 1896ء کی بات ہے حضرت صاحب اور مولوی صاحبان یعنی مولوی نورالدین صاحبؓ، مولوی عبدالکریم صاحبؓ، مولوی محمد احسن صاحبؓ اور چند دوست جن میں مَیں بھی تھا گول کمرے میں کھانا کھا رہے تھے کہ کھانے کے وقت قیمہ بھرے ہوئے کریلے آئے حضرت صاحب نے ایک ایک کر کے تقسیم کر دئے۔ دورہ گئے اور مجھے کوئی نہیں دیا میرے دل میں خیال آیا کہ مجھے تو نہیں دیا حضرت صاحب نے معًا دونوں کریلے اٹھا کر میرے آگے رکھ دئے۔ مَیں نے عرض کی حضور بھی لے لیں آپ نے فرمایا نہیں۔

(5) حضرت صاحب جب سیر کو تشریف لے جاتے تھے تو اکثر لوگ یہ خیال کر کے کہ قدم بقدم حضور کے چلیں آپ سے نزدیک ہو جاتے تھے کہ حضور کی جوتی نکل جاتی تھی اور ایڑی پر کبھی زخم ہو جاتا تھا مگر حضور جوتی پہن لیتے تھے مگر پوچھتے نہیں تھے کہ کس نے ایسا کیا ہے اور جب سیر سے واپس آتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ نوجوان ہیں اور باقی سب کمزور بوڑھے۔

(رجسٹر روایات صحابہ نمبر 14 صفحہ 364-362)

(6) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کون سی ادا پیاری لگی؟ کے سوال پر آپ فرماتے ہیں:

''حضور کا چہرہ اس قدر خوبصورت تھا کہ یہ خوبصورتی مَیں نے کسی انسان میں نہ دیکھی حضور جب کلام کرتے تھے تو چاند کی طرح چمکتا ہوا چہرہ نظر آتا تھا آج تک حضور کے پیارے چہرے کی یاد میرے دل میں دلنشین ہے اور میں اس منہ کی دید کا بھوکا ہوں۔''

(الحکم 21/28 مئی 1935ء صفحہ 24 کالم 3)

وفات

آپ نے 26؍فروری 1941ء کو بعمر 74 سال قادیان میں وفات پائی اور بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن کیے گئے آپ کا وصیت نمبر 5655 ہے۔ اخبار الفضل نے خبر وفات دیتے ہوئے لکھا:

''نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ بابو وزیر خان صاحب اور سیر جو حضرت مسیح موعودؑ کے نہایت قدیم صحابہ میں سے تھے آج وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عصر کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی میں دفن کیا گیا احباب بلندی درجات کے لیے دعا کریں۔''

(الفضل 28 فروری 1941ء صفحہ 2 کالم 1)

❁❁❁❁❁❁

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

بقیہ: یوگنڈا میں ہونے والے افضال و برکات کا تذکرہ از صفحہ نمبر 10

(25) سالانہ چندہ میں اضافہ:

حضور انور کی یوگنڈا میں تشریف آوری کی برکت سے جماعت میں جو غیر معمولی بیداری اور قربانی کا نیا جوش اور ولولہ پیدا ہوا ہے اس کا اندازہ اس امر سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ حضور انور کے دورہ یوگنڈا کے بعد سالانہ آمد کے بجٹ میں 75 فیصد اضافہ ہو چکا ہے۔ یہ اضافہ عام چندہ جات کے بجٹ میں ہے۔ اس کے علاوہ آٹھ نئی مساجد اپنے خرچ پر بنوائی جا رہی ہیں جن کا اندازہ خرچ 70 ملین شلنگز ہوگا۔

(26) مقامی احباب کی طرف سے نئی مساجد کی تعمیر:

ایگانگا، امبالے، جنجہ، ربوہ فارم اور امبیکو زون میں گزشتہ سال میں احمدی احباب کی طرف سے پانچ نئی مساجد بنوا کر جماعت کو پیش کی گئیں۔

(27) جلسہ سالانہ یوگنڈا 2006ء:

حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ یوگنڈا کے بعد دسمبر 2006ء میں جو جلسہ سالانہ منعقد ہوا اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے حاضری گزشتہ سالوں سے دوگنا تھی اور اس میں 8 ممبران پارلیمنٹ اور وزیر برائے لینڈ، ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی، نائب سفیر برائے امریکہ، یوگنڈا کے سفیر برائے یوکے اور نیشنل ڈائریکٹر برائے ایمنسٹی کے علاوہ متعدد سرکردہ احباب نے شرکت کی۔ ملک کے معروف اخباروں، ریڈیو اور ٹی وی میں اس جلسہ کا خوب تذکرہ ہوا۔ الحمدللہ۔

(28) وزراء کا جماعتی خدمات کے بارہ میں اعتراف:

وزیر صاحب برائے لینڈ اور ڈپٹی سپیکر قومی اسمبلی، وزیر انچارج برائے صدارتی امور اور وزیر برائے کلچر اینڈ جینڈر اور وزیر تعلیم سب نے برملا اقرار اور اظہار کیا جو باقاعدہ ریکارڈ ہے کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ یوگنڈا کے دوران جتنے وعدے کئے تھے وہ سب پورے کر دئے ہیں۔ الحمدللہ علی ذالک۔

ہم سب خداوند کریم کے حضور دعا گو ہیں کہ مولا کریم حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت و سلامتی والی لمبی اور فعال زندگی عطا کرے اور اپنی حفظ وامان میں رکھے اور جماعت احمدیہ یوگنڈا کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی عطا کرتا چلا جائے اور پیارے آقا کی دعاؤں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

❁❁❁❁❁

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا

سالانہ چندہ خریداری

برطانیہ: تیس (30) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ: پینتالیس (45) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک: پینسٹھ (65) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

احمدیہ مسلم لائیرز (Lawers) ایسوسی ایشن (یوکے) کے

پہلے سالانہ عشائیہ کا انعقاد

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت شمولیت اور وکلاء کو قیمتی نصائح

(رپورٹ: سلیم احمد۔ چیرمین احمدیہ مسلم لائیرز ایسوسی ایشن (یوکے)

احمدی مسلم لائیرز ایسوسی ایشن (یوکے) کا سالانہ عشائیہ مورخہ 7؍اپریل 2007ء کو ''ناصر ہال'' بیت الفتوح (مارڈن) میں دیا گیا۔ تقریب میں جملہ اراکینِ نیشنل عاملہ بھی شریک ہوئے۔ وکلاء کی درخواست پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہ شفقت شمولیت فرمائی۔

عشائیہ میں برطانیہ کے چھیاسٹھ (66) وکلاء نے شرکت کی۔ جن میں چوبیس (24) خواتین تھیں۔ جبکہ برطانیہ میں کل احمدی وکلاء کی تعداد ستہتّر (77) ہے۔ وکلاء کے علاوہ بعض مرکزی عہدیداران اور جماعت احمدیہ یوکے کی مجلس عاملہ کے چند اراکین نے بھی شرکت کی۔ اس تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا اور یہ سعادت جناب ریحان اکرم صاحب کو ملی۔ بعد ازاں خاکسار سلیم احمد، چیئرمین لائیرز ایسوسی ایشن (یوکے) نے سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے خاص طور پر جنگ اخبار کے خلاف کیس میں وکلاء کی مدد کو سراہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر وکلاء کرام سے خطاب میں فرمایا کہ وکیل کا مقام اہم ہے۔ اور جماعت کے لئے بھی عموماً مفید ہوتا ہے اور اس کی اپنی ذات کے لئے بھی اور یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ دو متنازع فریق اپنا مقدمہ عدالت میں دائر کرتے ہیں اور اُن میں ایک ''حق'' پر ہوسکتا ہے۔ ایک سچ بول رہا ہوتا ہے اور دوسرا غلط بیانی کر رہا ہوتا ہے۔ ایک ظلم ڈھا رہا ہوتا ہے اور دوسرا مظلوم ہوتا ہے۔ یہ ممکن ہے کہ کوئی وکیل محض چند سکّوں کے حصول کی خاطر کسی ''جھوٹ بولنے والی'' پارٹی کی وکالت کر رہا ہو اور اس طرح سچ بولنے والی پارٹی کے حقوق کو غصب کر کے گویا وہ شیطانی اعمال کی حمایت کرتا ہے۔

اس کے برعکس ایک وکیل جو مظلوم کی حمایت اور مدد کرتا ہے اور وہ غلط کار کو اُس کی غلطیوں کا احساس دلا رہا ہوتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ پیشۂ وکالت مثبت بھی ہوسکتا ہے اور منفی بھی۔ جب کوئی کسی حقدار کی حمایت کرتا ہے تو اُسے نہ صرف اُس کا اجر ملتا ہے بلکہ حق دار کو اس کا حق دلوانے پر اس کی دعائیں بھی حاصل ہوتی ہیں۔ جبکہ اُس کے برعکس جو ناحق کی وکالت کرےؒ اُسے حق دار کی بددعا ملتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جب ایک احمدی پیشہ وکالت اختیار کرتا ہے تو ضروری ہے کہ وہ صحیح راہ اختیار کرے۔ وہ ہمیشہ مظلوم کا حامی ہو اور ظالم کا نہ ہو۔ حضور نے فرمایا کہ مقدمہ جیتنے کی خاطر مختلف جائز ذرائع استعمال کریں مگر یہ بھی یاد رکھیں کہ ایک اور ''عدالت'' بھی ہے جہاں اعمال کے نتیجے میں فیصلہ ہوگا اور کوئی چالاکی، جھوٹ اور غلط حربے کام نہیں آئیں گے۔

پھر حضور نے وکلاء کو توجہ دلائی کہ سیاسی پناہ لینے والوں کے معاملات ایسے ہیں کہ بعض لوگ ظلم و ستم سے تنگ آکر ملک چھوڑتے ہیں اور اُن میں بعض کیسز حق پر مبنی ہوتے ہیں۔ بعض لوگ یورپین ممالک میں پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ احمدی وکلاء کی اکثریت اُن کیسز کی پیروی کرتی ہے۔ حضور نے اُن کو خاص طور پر پیغام دیا کہ جب ایسے کیسز لیں تو اُن کے حقوق کا خیال رکھیں۔ اور جو صحیح کیسز ہوں اُن کو لیں۔ بعض احمدی جب مجھے ملنے آتے ہیں تو وہ شکایت کرتے ہیں کہ احمدی وکلاء کی فیس بہت زیادہ ہوتی ہے اور بعض دفعہ کیس کی پیروی کے وقت عدالت سے غیر حاضر ہو جاتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ایسے لوگ غریبوں اور ضرورت مندوں کی دعاؤں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہ احمدی وکلاء کا فرض ہے کہ وہ ہر معاملہ کو نہایت غور و غوض سے حل کریں اور کوشش کریں کہ فیصلہ اُن کے حق میں ہو۔ جیسا کہ میں نے اپنے کل کے خطبے میں بھی ذکر کیا تھا کہ ایسے لوگ جو اپنی ذمہ داری کو پوری طرح ادا نہیں کرتے وہ خدا کے سامنے جوابدہ ہیں۔

بعد ازاں حضور ایدہ اللہ نے قرآن پاک سے متعلقہ آیات کی روشنی میں وکلاء کو نصائح کیں اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب احمدی وکلاء کو اپنی ذمہ داریوں کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کے اعمال اور نمونے ایسے قابلِ رشک ہوں کہ لوگ خود بخود کھنچے چلے آویں

❁❁❁❁❁

خلافت جوبلی سووینئر (IAAAE)

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز صد سالہ خلافت جوبلی کے موقع پر ایک سووینئر (Souvenir) شائع کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں دنیا بھر میں پھیلے ہوئے احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز مرد و خواتین اور دیگر اہل علم حضرات سے عاجزانہ درخواست ہے کہ سووینئر کے لئے مضامین، تصاویر اور اشتہار اور فنڈز بھجوائیں۔ مضمون نگار ہر مضمون کے ساتھ اپنا تعارف اور ایک رنگین پاسپورٹ سائز تصویر بھی ارسال کریں۔ مختلف ممالک میں جماعت کے مراکز، نماز سینٹرز اور مشن ہاؤسز، ہسپتال اور دیگر تعمیرات کی تصاویر بھی درکار ہیں۔ اس سلسلہ میں IAAAE کے عہدیداروں سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ مضامین، اشتہارات، تصاویر اور رقوم وغیرہ چیئرمین IAAAE، ہیڈ آفس بلڈنگ تحریک جدید کوارٹرز، عقب گولبازار ربوہ (چناب نگر) پاکستان کو بھجوانے کی درخواست ہے۔ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تاریخی موقع کی مناسبت سے مجلّہ تیار کرنے کی توفیق دے۔ آمین

انجینئر محمود مجیب اصغر
(صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی)

Fax: 0092-47-621 4582

email: haris@iaaae.com & sharis70@gmail.com

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,┘ 22 DEER PARK ROAD,
LONDON SW19 3TLU.K.

''الفضل ڈائجسٹ'' کی ویب سائٹ کا پتہ یہ ہے:-

http://www.alislam.org/alfazal/d/

وہ حسن واحسان میں تیرا نظیر ہوگا

جماعت احمدیہ سویڈن کے سہ ماہی رسالہ ''ربوہ'' جنوری، فروری، مارچ 2006ء میں حضرت مصلح موعودؓ کی سیرۃ پر مکرم سہیل ثاقب بسراء صاحب کا مضمون شامل اشاعت ہے۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے 1914ء میں مسندِ خلافت پر متمکن ہونے کے بعد پہلے جلسہ سالانہ پر ہی برکاتِ خلافت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ اس میں آپ نے فرمایا: ''کیا تم میں اور ان میں جنہوں نے خلافت سے روگردانی کی ہے کوئی فرق ہے۔ کوئی بھی فرق نہیں لیکن نہیں ایک بہت بڑا فرق ہے بھی اور وہ یہ ہے کہ تمہارے لئے ایک شخص تمہارا درد رکھنے والا، تمہاری تکلیف کو اپنی تکلیف جاننے والا، تمہارے لئے خدا کے حضور دعائیں کرنے والا ہے۔ مگر ان کے لئے نہیں۔ تمہارا اُسے فکر ہے، درد ہے اور تمہارے لئے اپنے مولیٰ کے حضور تڑپتا رہتا ہے لیکن ان کے لئے ایسا کوئی نہیں ہے۔''

☆ محترم عبدالسلام اختر صاحب حضرت مصلح موعودؓ کے بچوں کے استاد تھے۔ آپ بیان فرماتے ہیں کہ غالباً 1956ء کا ذکر ہے کہ حضور علیہ السلام کے قافلے کے ہمراہ خاکسار بھی مری گیا۔ سیدہ مہر آپا اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب مجھ سے پڑھتے تھے اور ہم سب خیبر لاج میں ٹھہرے ہوئے تھے۔ عید کے دن قریب تھے اور بہت سے دوست عید کی تیاریوں میں مصروف تھے۔ خاکسار کی اہلیہ اور بچے اس وقت ربوہ میں رہتے تھے ...... جب عید کو دو دن رہ گئے تو اچانک حضور ہماری پڑھائی کے کمرہ میں تشریف لائے اور فرمایا: ''آپ عید پر گھر تو جانا چاہتے ہوں گے؟'' میں نے بصد ادب عرض کیا ''حضور! گھر تو یہی ہے ابھی تو یہاں آکر صرف 8-10 دن ہوئے ہیں''۔ حضورؓ نے فرمایا: ''مگر آپ کے بچوں نے تو بھی عید کرنی ہے''۔ یہ کہہ کر تبسم فرمایا اور تشریف لے گئے۔ چند لمحوں کے بعد حضورؓ کی طرف سے ایک صد روپیہ کا نوٹ خاکسار کو موصول ہوا۔ میں اس بندہ نوازی پر حیران تھا اور بے حد ممنون بھی۔ کیونکہ میرے چھوٹے بیٹے نے میرے ربوہ سے روانہ ہوتے وقت مجھ سے پوچھا تھا ''ابا آپ عید کو آئیں گے نا''؟ مجھے دفعۃً اس کا خیال آیا اور میں اللہ تعالیٰ کی ذرّہ نوازی پر سربسجود ہوگیا۔

☆ مکرم لطیف احمد صاحب نتھا بیان کرتے ہیں کہ 1914ء کا واقعہ ہے کہ حضورؓ ڈلہوزی میں تھے۔ وہاں سے ایک دن سیر کے لئے دیان کنڈ پہاڑی پر تشریف لے گئے۔ وہاں چائے کا بھی پروگرام تھا مگر اتنے میں بارش شروع ہوگئی۔ میں اور دیگر خدام آگ جلانے میں مصروف تھے مگر لکڑیوں کے گیلے ہونے کی وجہ سے بڑی دقّت تھی اور پتھروں کے چولہے پر جھکے پھونکیں مار رہے تھے کہ اتنے میں حضور خود دو چار سوکھی لکڑیاں لئے تشریف لے آئے اور ہمارے سروں پر چھتری کر دی۔ ہم نے وہ لکڑیاں رکھ کر آگ جلائی۔ جب تک پانی اُبل نہیں گیا حضور چھتری کا سایہ کئے دھوئیں میں ہمارے پاس ہی کھڑے رہے۔

☆ مکرم مرزا فتح دین صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ اپنے خدام کے کھانے اور رہائش کا خاص خیال رکھتے تھے۔ ایک دفعہ حضور باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ ایک جگہ بیٹھ کر کھانا کھایا اور سب کو ایک ایک پراٹھا اور ایک سادہ یا زیادہ روٹیاں دیں۔ جب کھانا کھا چکے تو نذیر احمد صاحب ڈرائیور جو serve کر رہے تھے، انہیں فرمایا: آپ بھی کھانا کھالیں۔ پھر حضورؓ نے اپنے سامنے سے ایک پراٹھا اٹھا کر انہیں دیا اور فرمایا کہ میں نے دو اٹھا کے رکھ لئے تھے۔ تا ایسا نہ ہو کہ کھانے والے اس بات کو بھول جائیں کہ serve کرنے والے نے بھی کھانا ہے!۔

حضرت فضل عمرؓ کا علمی ذوق

جماعت احمدیہ امریکہ کے دوماہی رسالہ ''النور'' جنوری فروری 2006ء میں حضرت مصلح موعودؓ کے علمی ذوق کے بارہ میں ایک مضمون شامل اشاعت ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کی مختلف النوع تقاریر اور کتب ومضامین سے یہ ثابت ہوجاتا ہے کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا ہوا تھا۔ لیکن دوسری طرف آپؓ کا مطالعہ بھی اتنا زیادہ تھا جس کا عام آدمی تصور بھی نہیں کرسکتا۔ حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحبؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؓ نے صدر انجمن احمدیہ کا نہایت کامیاب نظام جاری فرمانے سے قبل انسانی جسم کی بناوٹ کے متعلق ضخیم طبی کتب کا مطالعہ فرمایا تا کہ دل ودماغ اور جوارح کا باہم تعلق معلوم کر کے اس نظام سے استفادہ کرتے ہوئے جامع اور نقائص سے پاک انتظام جاری کیا جاسکے۔ آپؓ کی لائبریری میں تمام علوم کی بنیادی کتب موجود تھیں یہاں تک کہ مرغ بانی کے متعلق تین جلدوں پر مشتمل ایک کتاب بھی موجود ہے۔ عطر کے موضوع پر بھی بہت سی کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ آپؓ ہر کتاب کو پڑھ کر صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت سے مالا مال تھے۔ ایک بار کسی نے سوال کیا کہ حضورؓ کو تصوف کی کونسی کتاب پسند ہے تو حضورؓ نے فرمایا: ''مجھے تو قرآن پسند ہے۔ اگر اس سے آپ کی تسلّی نہیں ہوتی تو مَیں کسی اَور کتاب کا نام بھی بتا دیتا ہوں...... سید عبدالقادر جیلانیؒ کی فتوح الغیب بڑی صاف کتاب ہے اور ہر قسم کی لغویات اور اصطلاحات سے پاک ہے...... اُس سے اُتر کر مثنوی رومی بڑی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے۔

اسی طرح ایک مجلس میں مسند احمد بن حنبل کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا: ''حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ایک دفعہ مسند احمد بن حنبل کے متعلق فرمایا کہ یہ حدیث کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے مگر اس میں بعض ایسی روایات بھی شامل ہوگئی ہیں جو کمزور ہیں۔ امام احمد بن حنبل کا ایک لڑکا تھا جو عبداللہ تھا، اس کے متعلق آپؓ نے فرمایا کہ اس کی روایات درست ہیں مگر کچھ اور روایات کا ذکر کیا کہ وہ ایسی محفوظ نہیں ہیں اور آپؓ نے فرمایا: میرا دل چاہتا تھا اصل کتاب کو علیحدہ کرلیا جاتا مگر یہ کام میرے وقت میں نہیں ہوسکا، اس کے بعد میرا نام لے کر فرمایا: میاں! یہ کام شاید آپ کے وقت میں ہوجائے۔ مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بھی اس وقت موجود تھے۔ مجھے آپؓ کی بات سے معلوم ہوتا تھا کہ اس میں دو قسم کی روایتیں ہیں مگر جب مَیں نے خود کتاب پڑھی تو مجھے معلوم ہوا کہ اس میں دو قسم کی نہیں چھ قسم کی روایات ہیں......''

اس کے بعد حضورؓ نے تفصیل سے مسند کی روایات کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالی۔ یہ کتاب حدیث کی ضخیم ترین کتاب ہے اور حضورؓ کا اس کے متعلق تبصرہ بتاتا ہے کہ آپؓ علم حدیث اور علم اصول حدیث کا وسیع مطالعہ کر چکے تھے۔

حضورؓ نے کئی بار ذکر کیا کہ بچپن میں حضورؓ کی تعلیمی حالت بیماریوں کی وجہ سے بہت خراب رہی۔ کبھی کسی امتحان میں شامل نہیں ہوئے اور اگر شامل ہوئے تو پاس نہ ہوسکے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپؓ کو خود ہر قسم کے علوم سکھائے۔ چنانچہ ایک بار فرمایا: ''مَیں نے کبھی کوئی امتحان پاس نہیں کیا لیکن سلسلہ میں جب بعض B.A.، M.A. اور مولوی فاضل خیال کرنے لگے کہ ہماری وجہ سے کام ہورہا ہے تو خدا تعالیٰ نے ان کے خیال کو غلط ثابت کرنے کے لئے ایک ایسے شخص کو منتخب کیا جسے دنیا کبھی کوئی وقعت نہ دیتی۔ مَیں انگریزی تعلیم سے محروم ہوں بلکہ جن معنوں میں آجکل سمجھا جاتا ہے عربی سے بھی۔ لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے کھڑا کر کے میرے ذریعہ دونوں انگریزی اور عربی دانوں کو شکست دیدی۔ ......خدا تعالیٰ میرے ذریعہ میرے مخالفوں کو ایسی شکست دے گا جو تاریخی ہوگی۔ اگر وہ کہیں کہ پہلے ہمیں پتہ نہ تھا کہ تم چیلنج کرتے ہو تو اب سن لیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے دنیوی علوم سے اس لئے محروم رکھا تا وہ خود میرا معلّم بنے۔......''

جب مسٹر ساگر چند بیرسٹر ایٹ لاء نے ہندو مذہب ترک کر کے اسلام قبول کیا تو حضورؓ نے اُن کو نصائح کرتے ہوئے یہ بھی فرمایا: ''ایمان کی خصوصیت ہے کہ خدا خود سمجھائے۔ بیسیوں دفعہ نئے سے نئے علوم سامنے آتے ہیں۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض لوگ گھبرا جاتے ہیں لیکن مجھے اس وقت اس کے متعلق اللہ تعالیٰ علم دیتا ہے اور اس وسعت سے دیتا ہے کہ حیرت ہوتی ہے اور ایسے علم دیتا ہے جن کے متعلق پہلے میں نے کبھی کوئی بات نہ پڑھی ہوتی ہے نہ سنی۔ اور وہ علم جو آتا ہے وہ خدا کی طرف سے کشف کے طور پر آتا ہے''۔

مالیات اور تاریخ کے مطالعہ کی وسعت کا اندازہ حضورؓ کے ان فقرات سے لگایا جاسکتا ہے۔ فرمایا: ''تاریخ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جو روپیہ تنظیم پر خرچ ہوتا ہے وہ نظروں سے پوشیدہ ہوتا ہے اس لئے قوم کی طرف سے جب بھی کوئی اعتراض ہوتا ہے وہ تنظیم سے متعلقہ اخراجات ہی پر ہوتا ہے...... اگرچہ ایسا اعتراض کرنا حماقت ہوتا ہے کیونکہ سب سے اہم چیز مرکزیت ہوتی ہے۔ لیکن واقعہ یہی ہے کہ ہمیشہ ان اخراجات پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ تم انگلستان کی تاریخ کو لے لو، جاپان کی تاریخ کو لے لو، روس کی تاریخ کو لے لو، جب کبھی بھی میزانیہ پر اعتراض ہوا ہے تو اس کے اسی حصہ پر ہوا ہے جو تنظیم کے لئے خرچ ہوا ہے کیونکہ یہ اخراجات نظر نہیں آتے''۔

مکرم شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے سنسکرت کی مشہور کتاب ''کلیلہ دمنہ'' کی تاریخ اور اس کے مختلف ترجموں کی تفصیل میں تین سال محنت کی مگر ایک مرتبہ خطبہ جمعہ میں بر سبیل تذکرہ حضورؓ نے نہایت جامعیت لیکن اختصار کے ساتھ اس کتاب کی تمام تاریخ صرف چند لفظوں میں بیان کردی اور ایسی سلاست و روانی کے ساتھ کہ مَیں بے اختیار سوچنے لگا کہ یہ عجیب وغریب واقفیت اور عجیب وغریب قابلیت کا انسان ہے۔

محترم صوفی عبدالغفور صاحب

محترم صوفی عبدالغفور صاحب سابق کارکن وقف جدید 6/جون 2006ء کو وفات پاگئے۔ آپ 1925ء میں ضلع چکوال میں پیدا ہوئے۔ پہلے فوج میں ملازمت کی۔ 16/مارچ 1965ء سے وقف جدید میں بطور کلرک خدمت کا آغاز کیا اور یہ خدمت ریٹائرمنٹ کے بعد بھی 1993ء تک جاری رکھی۔ لمبے عرصہ تک حضرت مرزا طاہر احمد صاحبؒ کی فضل عمر ہومیوڈسپنسری میں بطور ڈسپنسر بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہاتھ میں شفا رکھی تھی۔

آپ نے خود احمدیت قبول کرنے کی سعادت پائی تھی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے، دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار تھے اور دین کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ پشتو، اردو اور انگریزی میں بات کرسکتے تھے۔ موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں عمل میں آئی۔ (بحوالہ روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 12/جولائی 2006ء)

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 26/جنوری 2006ء میں شامل اشاعت مکرم نسیم سیفی صاحب کی ایک غزل سے انتخاب پیش ہے:

سات سمندر پار کسی کی ہلکی سی آواز
بن جاتی ہے روحوں کی بیتابی کی ہمراز
میں نے پاؤں پاؤں چل کر منزل پانا چاہی
تُو نے دی رفتار کو تیزی وہ بھی بے انداز
ایک اکیلا آج کروڑوں کی صورت میں جھلکا
تیرے منہ کی ہر اک بات ازل سے ہے اعجاز
میرے زخموں سے آتی ہے پھولوں کی خوشبو
میرے آنسو ہیں دَرپردہ خوشیوں کے غمّاز

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
25th May 2007 – 31st May 2007

Please Note that programmes and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or fax +44 20 8874 8344

Friday 25th May 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
01:05	Discussion: a discussion programme on the topic of the rights of women in Islam.
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 20, Recorded on 03/01/1995.
02:40	Huzoor's Tours: Programme documenting Huzoor's tour to Benin, West Africa.
03:50	Tarjamatul Qur'an Class: An in-depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session no. 179, Recorded on 25th February 1997.
04:50	Al-Maa'idah: a cookery programme
05:00	MTA Travel: a visit to Dubai
05:15	Moshaa'irah: an evening of poetry
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:00	Children's class with Huzoor. Recorded on 17th April 2004.
08:05	Siraiki Service
09:15	Urdu Mulaqa'at with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Session 29 recorded on 10th March 1995.
10:15	Indonesian Service
11:10	Seerat Sahaba Rasool (saw)
12:00	Live Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V, from Baitul Futuh.
13:20	Tilaawat & MTA News review
14:10	Dars-e-Hadith
14:25	Bangla Shomprochar: a discussion in Bengali replying to various allegations made against the Ahmadiyya Muslim Jama'at.
15:30	Seerat Sahaba Rasool (saw) [R]
16:05	Friday Sermon [R]
17:10	Interview: An interview about Hadhrat Chaudhary Zafarullah Khan (ra).
18:05	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 109 [R]
18:30	Arabic Service: Discussion programme about the true concepts of Islam. Rec: 02/03/07.
20:30	MTA International News Review Special
21:10	Friday Sermon [R]
22:20	MTA Variety: a programme about heart attack and stroke.
22:50	Urdu Mulaqa'at: Session 31 [R]

Saturday 26th May 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:55	Le Francais C'est Facile: Lesson no. 109.
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 21, Recorded on 04/01/1995.
02:20	Interview: An interview about Hadhrat Chaudhary Zafarullah Khan (ra).
03:20	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 25th May 2007.
04:30	Urdu Mulaqa'at: a question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking friends. Session no. 31. Recorded on 24th March 1995.
05:30	MTA Variety: a programme about heart attack and stroke.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:00	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. Recorded on 6th March 2004.
08:05	Ashab-e-Ahmed
08:30	Friday Sermon [R]
09:30	Quran Quiz
09:55	Indonesian Service
10:55	Jalsa Salana Speech: a speech delivered by Munir Javed Sahib on the occasion of Jalsa Salana Mauritius.
11:35	Australian Wildlife
12:00	Tilaawat & MTA International Jama'at News
13:00	Bangla Shomprochar
14:00	Intikhab-e-Sukhan: Poem request programme
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) with Huzoor, recorded on 26th May 2007.
16:10	Moshaa'irah: an evening of poetry
16:55	Question Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad Khalifatul Masih IV (ra) in Urdu. Recorded on 15/02/1984.
18:05	Attractions of Australia [R]
18:30	Arabic Service: Arabic discussion programme about the true concepts of Islam.
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:15	Jalsa Salana Speech [R]
23:00	Friday Sermon [R]

Sunday 27th May 2007

00:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:05	Qur'an Quiz
01:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 22, recorded on 07/03/1995.
02:30	Kidz Matter
03:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Mirza Masroor Ahmad, Khalifatul Masih V. Recorded on 25th May 2007.
04:00	Ashab-e-Ahmed
04:25	Moshaa'irah: an evening of poetry
05:05	Quran Quiz [R]
05:35	Australian Wildlife [R]
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
07:05	Khilafat Day: a discussion on the topic of Khilafat. Hosted by Naseer Ahmad Qamar.
07:50	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
08:55	Khilafat Day speech competition: a speech competition held at the Nusrat Jehan Academy.
10:05	Indonesian Service
11:15	Discussion: a discussion programme on the topic of the importance of Khilafat.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News
13:05	Bangla Shomprochar
14:10	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. recorded on 25th May 2007.
15:20	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor, recorded on 27th May 2007.
16:40	Jalsa Khilafat: including a speech delivered by Sadiq Ahmad on the topic of the history of Ahmadiyyat.
17:20	Intikhab-e-Sukhan: poem request programme
18:30	Arabic Service: a discussion in Arabic on the topic of Khilafat.
19:40	Khilafat day discussion [R]
20:25	MTA International News Review
21:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:20	Discussion: the importance of Khilafat [R]
22:55	Khilafat day: speech delivered by Chaudhary Hameedullah Sahib on the topic of Khilafat.

Monday 28th May 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
00:50	Jalsa Khilafat
01:25	Intikhab-e-Sukhan
02:30	Friday Sermon: recorded on 25th May 2007
03:40	Khilafat Jubilee Seminar
04:40	Khilafat Day speech
05:35	MTA Variety: a documentary on the history of Cordoba, Spain.
06:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
07:15	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) class with Huzoor, recorded on 26th May 2007.
08:20	Le Francais C'est Facile: programme no. 55
08:45	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd February 1998.
10:00	Indonesian Service
10:50	Ghazwat-e-Nabi (saw): a discussion about the Holy war of Uhad.
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA Jamaat News
13:00	Bangla Schomprochar
14:00	Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V, recorded on 23/06/2006.
15:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
16:00	Barkat-e-Khilafat: speech delivered by Hafiz Muzaffar Ahmed Sahib on the topic of the blessings of Khilafat.
16:40	Medical Matters
17:15	Rencontre Avec Les Francophones [R]
18:30	Arabic Service
19:30	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 23, Recorded on 08/03/1995.
20:30	MTA International Jama'at News
21:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Khuddam) [R]
22:20	Friday Sermon [R]
23:15	Medical Matters [R]

Tuesday 29th May 2007

00:10	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
00:45	Learning French
01:10	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 23, Recorded on 08/03/1995.
02:15	Friday Sermon: recorded on 23/06/2006.
03:15	Rencontre Avec Les Francophones: A weekly studio sitting with French speaking friends with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 23rd February 1998.
04:15	Insitution of Khilafat: a speech delivered by Maulana Mubashir Ahmed Khalon Sahib.
04:55	Ghazwat-e-Nabi (saw)
06:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
07:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) class with Huzoor. Recorded on 27th May 2007.
08:15	Learning Arabic: Programme no. 4
08:30	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd December 1996. Part 2.
09:35	MTA Travel: a visit to Malta.
10:00	Indonesian Service
11:00	Sindhi Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
13:00	Bangla Shomprochar
14:05	Jalsa Salana UK 2005: second day address delivered by Hadhrat Khalifatul Masih V. Recorded on 30th July 2005.
15:05	MTA Variety: Khuddam army weekend
16:05	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
17:15	Question and Answer session [R]
18:30	Arabic Service
20:35	MTA International News Review Special
21:10	Gulshan-e-Waqfe Nau (Lajna) [R]
22:10	MTA Variety [R]
23:15	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V [R]

Wednesday 30th May 2007

00:15	Tilaawat, Dars-e-Majmooa & MTA News
01:20	Learning Arabic: lesson no. 4
01:40	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 24. Recorded on: 14/03/1995.
02:50	MTA Variety: Khuddam army weekend
03:50	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd December 1996. Part 2.
04:55	Address by Hadhrat Khalifatul Masih V
06:05	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
07:20	Bustan-e-Waqfe Nau class with Huzoor, recorded on 24th April 2004.
08:20	Seerat Masih-e-Maud (as).
09:00	Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 22nd November 1997.
09:50	Indonesian Service
10:45	Lajna Magazine
11:15	Swahili Service
12:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
13:05	Bangla Shomprochar
14:05	Khilafat Jubilee Quiz
15:15	Jalsa Salana UK 1995: speech delivered by Karim Asad Khan on the topic of the character of the Holy Prophet (saw).
15:45	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
16:40	Attractions of Australia: a programme taking a look at various Australian pastimes.
17:15	Question and Answer Session [R]
18:00	Lajna Magazine
18:30	Arabic Service
19:25	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 25, recorded on 15/03/1995.
20:30	MTA International News Review
21:05	Bustan-e-Waqfe Nau class [R]
22:10	Jalsa Speeches [R]
22:40	Hamaari Kaaenat
23:15	Ilmi Khitabaat: Friday Sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 23rd July 1982.

Thursday 31st May 2007

00:00	Tilaawat, Dars-e-Hadith & MTA News Review
01:15	Liqaa Ma'al Arab: A sitting with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) and Arabic speaking guests. Session 25, recorded on 15/03/1995.
02:25	The Philosophy of the Teachings of Islam
03:00	Hamari Kaa'enaat
03:45	Ilmi Khitabaat
04:20	Lajna Magazine
04:50	Attractions of Australia
05:30	Jalsa Speeches
06:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
07:00	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class with Huzoor. Recorded on 9th May 2004.
08:05	English Mulaqa'at: A question and answer session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and English speaking friends. Session 25. Recorded on 10/07/1994.
09:15	Huzoor's Tours: programme documenting Huzoor's visit to Benin, West Africa.
10:20	Indonesian Service
11:15	Al Maa'idah: a cookery programme
11:35	Dars-e-Hadith
12:00	Tilaawat, Dars-e-Malfoozat & MTA News
13:00	Bengali Service
14:05	Tarjamatul Qur'an Class: In depth explanation of Qur'anic verses by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Session 180, recorded on 4th March 1997.
15:10	Huzoor's Tours [R]
16:20	English Mulaqa'at: session 25 [R]
17:40	Moshaairah
18:30	Arabic Service
20:35	MTA News Review
21:10	Tarjamatul Qur'an Class, session 180 [R]
22:50	Al-Maa'idah: a cookery programme teaching how to prepare a variety of culinary dishes.
22:55	Gulshan-e-Waqfe Nau (Atfal) class [R]

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 GMT & 17:00 GMT

Translations for Huzoor's Programmes are available.
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 14 Friday May 18, 2007 Issue No. 20

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاهد۔ مؤرخ احمدیت

فتویٰ دینے میں صحابہ رسولؐ کا محتاط مسلک

حضرت الشیخ محمد بن عطیہ حارثی المکّی (متوفّی 26/جون 996ء) چوتھی صدی ہجری کے ایک عابد زاہد بزرگ تھے۔علامہ ابن خلکان نے ''وفیات الاعیان'' میں ان کی ریاضت شاقہ کا تذکرہ فرمایا ہے۔ حضرت امام غزالیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اپنے بلند پایہ لٹریچر میں ان کی کتاب ''قوت القلوب'' سے جگہ جگہ استفادہ کیا ہے۔حضرت الشیخ کی یہ کتاب تصوّف کی دنیا میں نہایت قدیم اوراوّلین جامع کام کی حیثیت سے خاصی شہرت رکھتی ہے۔آپ فتویٰ میں احتیاط کے زاویہ نگاہ سے صحابۂ رسولؐ کا مسلک حسب ذیل الفاظ میں بیان فرماتے ہیں:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب کوئی فتویٰ دریافت کیا جاتا تو فرماتے امیر کی طرف جاؤ جس کے ذمہ لوگوں کے امور ہیں...... حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں مَیں نے اس مسجد میں ایک سوبیس (کے قریب) جناب رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو پایا۔ان سے اگر حدیث اور فتویٰ معلوم کیا جاتا تو ہر ایک کی یہی خواہش ہوتی کہ دوسرا بھائی (صحابی) ہی جواب دے''۔

(اردو ترجمہ جلد اول صفحہ 306۔ ناشر دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۔ طباعت اگست 2002ء)

❁❁❁❁❁❁

حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ کا زبردست انتباہ

حضرت علاّمہ امام ربّانی حضرت عبدالوہاب شعرانی (متوفّی 1568ء) قاہرہ کے مشہور عالم، محدث، صوفی اورصاحب طریقت تھے۔آپ کی اکثر تصانیف (جن کی تعداد 308 ہے) قرآنی حقائق اور تصوّف اسلام کے روح پرور معارف سے لبریز ہیں۔ آپ کے مشائخ طریقت کی تعداد قریباً سوتھی جن میں شیخ الاسلام زکریا انصاری قاضی القضاۃ اور شیخ علی الخواص جیسے عظیم صوفی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ پر آپ کی گہری فراست وبصیرت کا یہ عالم تھا کہ آپ نے ڈنکے کی چوٹ عمر بھر اس عقیدہ کی پُر جوش اشاعت فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد مطلق نبوت ہرگز نہیں اٹھائی گئی بلکہ محض تشریعی نبوت ختم ہوئی ہے اور آنحضورؐ کے فرمان مبارک ''لَا نَبِیَّ بَعْدِی'' سے مراد صرف اور صرف یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا جو نئی شریعت لے کر آئے۔

(الیواقیت والجواہر جلد 2صفحہ24تا 39۔ مطبوعہ مصر 1351ھ۔ 32-1931ء)

حضرت علامہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''الدُّرالمنضود'' میں علماء کو انتباہ کیا کہ:

''اسلامی فرقوں میں سے کسی فرقہ کے پیچھے اس طرح ہاتھ دھو کر نہ پڑیں کہ ان کو کافر ہی بنا کر چھوڑیں''۔

(اردو ترجمہ صفحہ579۔ ناشر ادارہ اسلامیات کراچی ۔لاہور ۔اشاعت 2002ء)

''الدُّرالمنضود'' کے مترجم دیوبندی عالم ظفر احمد عثمانی صاحب (التوفّی 8/دسمبر 1974ء) نے اپنے ترجمہ کے حاشیہ صفحہ 647 پر دور حاضر کے نام نہاد علماء کی نسبت واضح الفاظ میں اعتراف کیا ہے کہ:

''ہمارے علماء، ہمارے مقرر، ہمارے لیڈر، ہمارے لیکچرار باتیں بہت بناتے ہیں۔اتفاق واتحاد پر دھواں دھار تقریریں کرتے ہیں مگر خود اپنی مجلسوں میں ایک دوسرے کی غیبت میں مشغول ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہیں۔ ذرا ذرا سی اختلاف رائے پر دوسروں کی آبرو لینے کو آمادہ ہیں''۔

علاوہ ازیں آپ نے اپنے ملک کے پیرزادوں اور سجادہ نشینوں کی شرمناک روش پر بایں الفاظ تبصرہ کیا ہے کہ:

''خانقاہوں کے اوقاف سے مبلغین اسلام کا تیار کرنا مقصود تھا کیونکہ ہندوستان میں زیادہ تر تبلیغ اسلام صوفیہ کرام کے ذریعہ سے ہوئی ہے......مگر اب کوئی ان پیرزادوں اور سجادہ نشینوں کی رنگ رلیاں اور بدمستیاں جا کر دیکھے جو ہزاروں لاکھوں کے اوقاف پر قبضہ مالکانہ جمائے بیٹھے ہیں اور سال میں ایک دفعہ شیخ خانقاہ کا عرس کر دینے اور طبلہ کی تھاپ اور ستار کی تن تن پر ناچنے والوں کو دو چار دن کھانا کھلا دینے کے سوا ان کو اور کچھ کام نہیں۔ نہ ان کو تبلیغ اسلام سے غرض نہ ذکر اللہ اور علم حدیث وقرآن سے واسطہ''۔

(صفحہ 674حاشیہ)

❁❁❁❁❁❁

علماء وقت کا سلوک اہل اللہ سے

چوتھی صدی ہجری کے شہرہ آفاق صوفی ابونصر سراج طوسی (متوفّی 378ھ مطابق 988ء) نے اپنی تصنیف ''اللمع فی التصوف'' میں اکابر اولیاء اسلام کے خلاف اہل زمانہ کی زبان درازیوں اور ایذا رسانیوں اور تکفیری حربوں کا تفصیلی ذکر فرمایا ہے۔اس ضمن میں آپ نے حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت لکھا ہے کہ:

''جنید......باوجود اس کے کہ وہ بہت بڑے عالم متبحر اور صاحب فہم تھے اور ہر دم اوراد و عبادت میں لگے رہتے تھے اور علم وفہم اور دین کے اعتبار سے اپنے زمانے کے لوگوں پر فوقیت رکھتے تھے تا آنکہ انہیں طاؤس العلماء کہا گیا پھر بھی کئی بار دربار میں ان کی طلبی ہوئی اور گرفتار کئے گئے ۔لوگوں نے ان کے خلاف کافر وزندیق ہونے کی گواہی دی......یہی حال ہر زمانہ میں بعد کے لوگوں کا ہوا۔لوگ انہیں دکھ دیتے، بےعزتی کرتے ،ان کو بُرا جانتے اور ان سے جہالت برتتے رہے۔ یہ اسی طرح ہے جس طرح کہ نبی ﷺ نے فرمایا نَحْنُ معاشر اشدّالناس بلاء ثم الامثل فالامثل ۔ہم کو میری مراد گروہ انبیاء سے ہے سب سے زیادہ تکلیفیں اٹھانی پڑتی ہیں۔پھر درجہ بدرجہ جو ہم سے جتنا مشابہ ہو''۔

(اردو ترجمہ صفحہ 586-585 مترجم ڈاکٹر پیر محمد حسن ۔ ناشر ادارہ تحقیقات اسلامی ۔ اسلام آباد 1996ء)

❁❁❁❁❁❁❁❁

مغربی کینیا میں ہیومینٹی فرسٹ کے تحت میڈیکل کیمپ کا انعقاد

(رپورٹ:محمد افضل ظفر ۔مبلغ ،کینیا)

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو مغربی کینیا کے شہر کسوموکے علاقہ میں بمقام ننڈوریرا (Nayandorera) ضلع Siyaya میں سیلاب زدگان کے لئے ایک ریلیف کیمپ لگانے کی توفیق دی جس میں 190 خاندانوں کی اشیاء خورونوش سے مدد کے علاوہ 396 افراد کو طبی سہولتیں بھی فراہم کی گئیں۔الحمدللہ۔

چونکہ اس دور افتادہ علاقہ میں طبی سہولتوں کا فقدان ہے جس کی وجہ سے سیلاب کے بعد بعض بیماریوں نے وبائی شکل اختیار کرلی ہے اس لئے ہیومینٹی فرسٹ کا ایک وفد خاکسار کی زیر نگرانی 25/مارچ بروز اتوار ننڈوریرا پہنچا جس میں دو میڈیکل آفیسرز تین پیرا میڈیکل سٹاف اور تین خدام شامل تھے۔میڈیکل سٹاف میں احمدیہ میڈیکل کلینک کسوموکے سٹاف کے علاوہ کچھ اور لوگ بھی تھے جنہیں Daily Wages پر لیا گیا تھا کیونکہ کام کی نوعیت کے لحاظ سے ہمارا اسٹاف ناکافی تھا۔

ہمارا قافلہ کسوموسے روانہ ہو کر دس بجے ٹنڈوریرا پہنچا جہاں مقامی انتظامیہ منتظر تھی۔کیمپ کے لئے ایک سکول کی عمارت میں انتظام کیا گیا تھا۔وہاں پہنچنے کے جلد بعد ہی مریضوں کا معائنہ شروع کر دیا گیا۔ چونکہ سب لوگوں کو پہلے سے اطلاع تھی اس لئے فوراً ہی لوگوں کی بہت بڑی تعداد جمع ہو گئی ۔تقریباً دو بجے دوپہر کھانے اور نماز وغیرہ کے لئے وقفہ کیا گیا۔اور پھر تین بجے دوبارہ کام شروع کر دیا گیا۔ پانچ بجے تک 460 مریضوں کا معائنہ کر کے انہیں مناسب دوائیاں دی گئیں۔کچھ کی مرہم پٹی کی گئی اور کچھ کو حسب ضرورت انجیکشن وغیرہ بھی لگائے گئے۔اس کیمپ کے لئے مبلغ چالیس ہزار شلنگ کی ادویات خریدی گئیں۔ان کے علاوہ ایک دوست مکرم فیصل شکور صاحب نے 200 کی تعداد میں اینٹی ملیریا دوائیاں بطور عطیہ دیں۔فجزاہ اللہ الخیر۔اس طرح اندازاً کل 70 ہزار شلنگ کی ادویات دی گئیں۔

جب کیمپ بند کیا گیا اس وقت بھی لائنوں میں تقریباً دوسو کے قریب مردوزن بوڑھے اور بچے موجود تھے جو بیچارے کافی عرصہ سے تیز دھوپ میں لائینوں میں کھڑے صبر سے اپنی باری کا انتظار کر رہے تھے۔ چونکہ واپسی کا راستہ بہت لمبا اور کچا تھا اور بادل بھی امڈ آئے تھے لہذا مجبوراً یہ کلینک بند کرنا پڑا اور تمام منتظر خواتین وحضرات سے بڑے ادب سے معذرت کرتے ہوئے ''پھر ملیں گے گر خدا لایا'' کہا۔

الحمدللہ ایک بار پھر اِن دکھی اور مصیبت زدہ لوگوں کی خدمت کی توفیق عطا ہوئی۔اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قبول فرمائے ۔ کیمپ کے دوران علاقہ کے چیف صاحب بھی معائنہ کے لئے تشریف لائے۔انہوں نے ہیومینٹی فرسٹ کے جذبۂ خدمت کو سراہا اور مزید کام کرنے کی درخواست کی۔ وباللہ التوفیق۔

مقامی جماعت کے صدر مکرم عبدالحکیم صاحب بھی شکریہ کے مستحق ہیں جن کی کوششوں اور انتظام سے سارا کام نہایت احسن رنگ میں انجام پذیر ہوا۔ ساتھ ہی احمدیہ میڈیکل کلینک کسوموں کا عملہ بھی شکریہ کا مستحق ہے جنہوں نے باقی کارکنان کے ساتھ مل کر نہایت تندہی سے انتھک محنت سے کام کیا اور ایک بہت بڑی تعداد کو بعد از معائنہ ادویات وغیرہ دیں۔فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں کام کرنے والے تمام احباب کو جزائے خیر دے اور سب کو مقبول خدمات کی توفیق بخشے آمین۔

❁❁❁❁❁❁❁❁

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔شکریہ

(مینجر)